آستان قدس رضوی
معاونت تبلیغات و ارتباطات اسلامی

بنیاد پژوهشهای اسلامی
آستان قدس رضوی

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں

مؤلف
محمد محسن طبسی

مترجم
سید سبط حیدر زیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام رضا علیہ السلام

کی زیارت

اہل سنت کی نظر میں

مؤلف

محمد محسن طبسی

مترجم

سید سبط حیدر زیدی

طبسی، محمد محسن، ۱۳۶۰-

(زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام از دیدگاہ اہل سنت ـــ اردو)

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں / مؤلف محمد محسن طبسی ؛ مترجم سید سبط حیدر زیدی۔

مشہد مقدس: بنیاد پژوہشہای اسلامی، ۱۳۸۹۔

۸۲ ص   ISBN:978-964-971-420-2

فہرست نویسی باساس فیپا   اردو۔

۱۔ علی بن موسی (ع)، امام ہشتم، ۱۵۳؟ - ۲۰۳ق۔ احادیث اہل سنت۔ الف۔ زیدی، سید سبط حیدر، مترجم

۔ ب۔ بنیاد پژوہشہای اسلامی۔ ج۔ عنوان۔

BP۴۷/۸/ط۲ الف ۱۳۸۹ ۲۹۷/۹۵۷   کتابخانہ ملی جمہوری اسلامی ایران   2166194

معاونت تبلیغات و ارتباطات اسلامی

نام کتاب: حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں

مؤلف: محمد محسن طبسی

مترجم: سید سبط حیدر زیدی

نظر ثانی: بزم رافت (انجمن شعر و ادب اردو زبان) مشہد مقدس

ناشر: (اسلامی تحقیقات فاؤنڈیشن) بنیاد پژوہشہای اسلامی آستان قدس رضوی مشہد مقدس

تعداد: ۱۰۰۰ ایک ہزار۔ قیمت: ۱۲۵۰۰ ریال

طبع اول: ۲۰۱۱ء مطابق ۱۴۳۲ھ و ۱۳۹۰ش۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

www.islamic-rf.ir   info@islamic-rf.ir

فہرست مطالب

مقدمہ- اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی ترجیحی مرکز کی جانب سے --- ۵

حرف آغاز-- ۹

پہلی فصل: زیارت کی فضیلت --- ۱۳

پیغمبر اکرمؐ کی نگاہ میں------------------------------ ۱۵

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی نگاہ میں---------------------- ۱۸

حضرت امام علی رضاؑ کی نگاہ میں------------------------ ۱۹

حضرت امام محمد تقیؑ کی نگاہ میں------------------------ ۲۵

حضرت امام علی نقیؑ کی نگاہ میں------------------------ ۲۵

دوسری فصل: زیارت اہل سنت کی نظر میں--- ۲۷

چوتھی صدی ہجری------------------------------------ ۳۰

پانچویں صدی ہجری---------------------------------- ۳۶

آٹھویں صدی ہجری---------------------------------- ۹۴

نویں صدی ہجری ---------- ۵۱

دسویں صدی ہجری ---------- ۵۱

گیارہویں صدی ہجری ---------- ۶۳

چودھویں صدی ہجری ---------- ۶۳

تیسری فصل: حضرت امام رضا کا روضہ مبارکہ --- ۶۵

تیسری اور چوتھی صدی ہجری ---------- ۶۷

آٹھوی صدی ہجری ---------- ۶۹

چودھوی صدی ہجری ---------- ۷۲

حرف آخر ---------- ۷۳

منابع و مدارک --- ۸۰

حنبلی ---------- ۸۰

حنفی ---------- ۸۰

شافعی ---------- ۸۱

دوسرے افراد ---------- ۸۳

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام علی رضاؑ، شیعوں کے آٹھویں امام و رہبر، رسول خداؐ کے فرزند ارجمند، کائنات کے لیے واسطہ فیض، کلمات پروردگار کے مخزن، انوار الٰہی کی تابش کے مرکز و علم خداوند کے خزینہ دار اور خدا کے صالح و نیک بندے ہیں۔ یہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں آپ کے دشمن مامون کا کہنا ہے کہ" میں روئے زمین پر حضرت رضا سے عقلمند و دانا تر کسی کو نہیں جانتا"۔

فرید وجدی اپنے دائرۃ المعارف میں کلمہ "رضا" کے ذیل میں لکھتا ہے" مامون نے مختلف قبیلوں اور قوموں سے تینتیس ہزار اہل علم و فضل کو جمع کیا اور ان سے چاہا کہ وہ اپنے درمیان سے ایک لائق ترین فرد کا انتخاب کریں تا کہ اس کو ولایت عہدی دی جا سکے وہ تمام تینتیس ہزار افراد علی بن موسی الرضاؑ پر متفق ہو گئے"۔

آنحضرتؑ نے جس وقت اپنی عبا دعبل خزاعی (معروف شاعر) کو عطا فرمائی تو ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ جس میں حضرتؑ کی اوج بندگی نمایاں ہے، آپؑ نے فرمایا:

" اس کی قدر سمجھنا کہ اس عبا میں ایک ہزار رات اور ہر رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی گئی ہے"۔

حضرت اپنی پر افتخار زندگی کے دوران مسلمانوں کے لیے ان کی ہر طرح کی علمی ، دینی ، دنیوی مشکلات میں مرجع وملجاء اور عبادت وتقوی میں اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ بنے رہے ، اسلامی معاشرے کے لیے مادی ومعنوی برکتوں کا منشاء تھے ، یہ برکتیں آپؑ کی شہادت کے بعد نہ یہ کہ ختم نہ ہوئیں بلکہ مسلمان اپنے علماء کی پیروی کرتے ہوئے آپؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرتے ، آپؑ سے متوسل ہوتے اور اپنی تمام علمی ، مادی ومعنوی مشکلات اور اپنے مریضوں کے لیے طلب شفا واولاد کی خواہش اور حاجات کو لیکر پروردگار کے اس عبد صالح سے اپنا معنوی رابطہ اور زیادہ مستحکم کرتے اور آنحضرتؑ کی بلند وبالا روح سے تمسک کرتے ہوئے " وابتغوا الیہ الوسیلہ " کو عملی شکل بخشتے اور وہابیت کے بے بنیاد عقائد وجعلی نظریات کے بطلان پر گواہ بنتے رہے ہیں۔

یہ کتاب کہ جو " حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں " کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اہل سنت اور ان کے علماء کی حضرت امام رضا سے خصوصا آپؑ کی شہادت کے بعد سے بے پناہ محبت وعقیدت میں سے کچھ نمونے قارئین محترم کے حضور پیش کیے جائیں ، اس سلسلے میں اہل سنت کے معتبر منابع وماخذ پر اعتماد اور ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مؤلف محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محسن طبسی - دام توفیقہ - کہ جو حوزہ علمیہ قم کے محققین وفضلا میں سے ہیں۔

نیز اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز میں استاد و محقق ہیں، یہ مرکز مرجع عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی - قدس اللہ نفسہ الزکیہ - کے حکم کے مطابق، اسلام حقیقی کے دفاع، اسلامی حقائق کی تبیین، اسلامی مذاہب کے محققین کی تربیت اور شبہات و اعتراضات کی جوابدہی جیسے اہداف کے پیش نظر ۲۰۰۲ء میں قائم ہوا کہ جس میں محقق خبیر، دانشمند گرامی، اہل بیت عصمت وطہارت کے عاشق وشیدائی استاد علامہ حاج شیخ نجم الدین طبسی - دامت توفیقاتہ - کے زیر نظر حوزہ علمیہ قم کے بعض نابغہ طلاب اسلامی مذاہب کے درمیان بحث و گفتگو سے مربوط مسائل کی بصورت تطبیقی تحقیق میں مشغول ہیں، یہ مرکز حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت آیت اللہ شیخ محمد جواد فاضل لنکرانی کی خصوصی عنایت وحمایت کے زیر سایہ اپنی علمی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے، اور اب تک کثیر تعداد میں قابل قدر تحقیقات، مقالات یا کتب کی صورت میں زیور طبع سے آراستہ کر چکا ہے۔

آخر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آنجناب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت استاد علامہ طبسی اور مؤلف محترم نیز اسلامی مذاہب کے محققین کی خصوصی تربیت کے مرکز میں تحقیق کردہ کا شکریہ ادا کروں۔ اور امید ہے کہ ہمارے ولی ووارث حضرت بقیۃ اللہ الاعظم حجۃ بن الحسن العسکری کی عنایات ہمارے شامل حال رہیں گی۔

پروردگارا! جمہوری اسلامی ایران کے بانی حضرت امام خمینی -قدس اللہ نفسہ الزکیہ- اور آپ کے شاگرد بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی کو حضرت امام علی بن موسی الرضا کے جوار میں قرار دے۔ آمین یارب العالمین۔

حسین جبلی عبار

اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز کا مدیر

حرف آغاز

حضرت امام رضاؑ فرزند رسول اکرمؐ، خداوند عالم کے نیک و صالح بندوں میں سے ایک اور شیعوں کے آٹھویں امام ہیں، جن کا روضہ مبارک تیسری صدی ہجری سے آج تک امت اسلامی کے عوام و خواص خصوصاً اہل سنت کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے اور تمام مسلمان دور و نزدیک سے کسی بھی فرقہ و مذہب سے تعلق رکھتے ہوں آپ کی زیارت اور قدم بوسی کے لیے آپ کے مرقد مطہر کی جانب رواں دواں ہیں اور آپ کے روضہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ، آپ سے توسل، مریضوں کے لیے شفا طلبی، مشکلوں کی برطرفی اور آپ کے روضۂ منورہ سے متبرک ہونا نیز اسی طرح کے دیگر اعمال کے سنت ہونے پر عملی تاکید کرتے اور وہابیت و سلفی مذہب کے بے بنیاد توہمات اور بدعتوں پر خط بطلان کھینچتے آئے ہیں۔

ابن تیمیہ کے خونخوار فتوے اور بدعت آمیز نظریات کے ظہور پذیر ہونے اور محمد بن عبد الوہاب کے ذریعہ اس کی وسیع پیمانے پر تبلیغ کے بعد مسلمانوں کا تحفظ خطرہ میں پڑ گیا ہے۔

یہ خود ساختہ گروہ اپنے اسلاف شجرہ ملعونہ بنی امیہ کا اتباع کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کی تکفیر اور انہیں مہدور الدم سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ مسلمانوں میں فتنہ اور اختلاف ڈالے رکھے اور تمام مسلمان کہ جو انبیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت کرتے، ان سے متوسل ہوتے یا ان کی قبروں سے متبرک ہوتے رہے ہیں ان کو "قبریون، حجریون" (قبر پرست و سنگ پرست) نام دے کر، ان کی تکفیر کرکے اپنے آپ کو حقیقی موحد کہتے ہیں۔ جب کہ زیارت، توسل، استغاثہ اور طلب رفع حوائج نیز قبور انبیاء و صالحین سے متبرک ہونا امت اسلامی کی قدیمی سنت اور راسخ عقیدوں میں سے ہے کہ جس کی اصل آیات قرآنی و احادیث نبوی ہے اور صحابہ و تابعین کی روش و فرمان اور مسلمین کی سیرت اس پر استوار و گامزن ہے۔

اسلامی فرق و مذاہب کے درمیان اختلاف نظر کے باوجود کہ جو ایک فطری امر ہے، زیارت و توسل اور مذکورہ تمام اصطلاحوں کو تمام امت اسلامی کے درمیان قابل اتفاق مسائل میں سے شمار کیا جا سکتا ہے کہ اس بات پر تاریخی نصوص و واقعات گواہ ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان ان مشترک نکات کو مسالمت آمیز زندگی کے لیے ایک محور اور اسلامی فرق و مذاہب کے درمیان لعن و طعن سے دوری کا مرکز قرار دیا جا سکتا ہے۔

کتاب حاضر، ایک مختصر لیکن جامع و کامل مجموعہ ہے جو علماء اہل سنت اور ان کے پیروکار افراد کے حضرت امام رضا علیہ السلام سے توسل و طلب رفع حوائج کے سلسلے میں تاریخی واقعات کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔

یہ کتاب ''حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں'' تین فصلوں۔ فضیلت زیارت، زیارت اہل سنت اور حضرت کا روضہ مبارک۔ پر مشتمل ہے جس میں اہل سنت کے معتبر منابع وماخذ پر اعتماد کیا گیا ہے اور فرقہ وہابیت کے بے بنیاد توہمات ونظریات جیسے حرمت زیارت وتوسل، مسلمانوں کی تکفیر اور زائرین ومتوسلین کو مہدور الدم جاننے کو رد کیا گیا ہے نیز مسلمانوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتحاد کی تقویت کی خاطر تدوین ہوئی ہے۔

آخر میں استاد محقق حضرت آیت اللہ شیخ نجم الدین طبسی، حضرت آیت اللہ حاج شیخ محمد جواد فاضل لنکرانی، اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز کے مدیر حجۃ الاسلام والمسلمین جناب ڈاکٹر حسین جیبی تبار اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب شیخ محمد باقر پور امینی کا کہ جو اس کتاب کی تالیف اور پھر اس کی نشر واشاعت میں اہم کردار رکھتے ہیں انتہائی شکر گزار ہوں۔

محمد محسن طبسی

پہلی فصل

زیارت کی فضیلت

حضرت امام علی رضاؑ کے روضہ مبارک کی زیارت، اور اس سے متعلق پیغمبر اکرمؐ و اہل بیتؑ کی روایات میں تاکید، خصوصاً اہل سنت کی کتابوں میں آپ کی قبر پاک کی زیارت کے سلسلے میں معصومینؑ کی سفارشات، آنحضرت کی بلندی مقام کی نشاندہی اور آپ کے پاک مرقد کی زیارت کے سنت ہونے کو روز روشن کی طرح واضح کرتی ہیں لیکن افسوس کہ ان روایات سے چشم پوشی کی گئی ہے

اس فصل میں حضرت پیغمبر اکرمؐ، امام موسیٰ کاظمؑ، امام علی رضاؑ، امام محمد تقیؑ اور امام علی نقیؑ سے منقول کچھ روایات و احادیث جو اہل سنت کی کتابوں میں مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔

پیغمبر اکرمؐ کی نگاہ میں

۔ حاکم نیشاپوری شافعی اپنی سند کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت نقل کرتے ہیں

"روی عن الامام علی بن موسى الرضا عن آبائه عن النبیؐ انه قال: ستدفن بضعة منّی بخراسان، ما زارها مکروب الا نفّس الله کربته ولا مذنب الا

غفر اللہ ذنوبہ (۱)

حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا عنقریب میرے بدن کا ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا، جو کوئی مشکلوں میں گرفتار شخص اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کی مشکلوں کو برطرف فرمائے گا اور جو کوئی گنہگار اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

۲۔ حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے، انہوں نے امیر المومنینؑ سے اور آپؑ نے پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا

"ستُدفن بضعةٌ منّی بخراسان، لایزورُها مؤمنٌ الّا اوجبَ اللّٰہ لہ الجنّة و حرّمَ جسدہ علی النّار"۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۰، ح ۴۶۷، منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔ قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ لذوی القربی، ج۳، ص ۳۳۱۔

(۲) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۸۸، ح ۴۶۲، منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

عنقریب میرے بدن کا ایک ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا جو مومن بھی اس کی زیارت کو جائے گا خداوند عالم اس پر جنت کو واجب کر دے گا اور اس کے بدن پر آتش دوزخ کو حرام کر دے گا۔

۳۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا

"من زار ولدي بطوس فانّما حجّ مرّة، قالت مرة؟ فقال مرّتين، قالت مرّتين؟ فقال ثلاث مرّات. فسكتت عائشة، فقال ولو لم تسكتي لبلغت الى سبعين"۔(۱)

جو شخص میرے بیٹے کی طوس میں زیارت کرے گا گویا اس نے ایک حج انجام دیا، عائشہ نے کہا ایک حج؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا، دو حج، عائشہ نے کہا دو حج؟ آپ نے فرمایا تین حج۔ عائشہ خاموش ہوگئیں، رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا اگر خاموش نہ ہوتیں تو میں ستر حج تک بیان کر دیتا۔

اس روایت میں اگر غور و فکر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عائشہ کے لیے حضرت امام رضاؑ کی شخصیت اور طوس کا علاقہ اتنا مانوس اور مشخص و واضح تھا کہ کلمہ "ولدی" "و طوس" کے معنی کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا بلکہ آپ کی زیارت کے ثواب کے

---

(۱) قندوزی حنفی ینابیع المودۃ لذوی القربی، ج ۳، ص ۳۳۱۔

بارے میں تعجب کیا۔(۱)

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی نگاہ میں

۴۔ حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے ہوئے سنا

"من زار قبر ولدی علیّ کان له عند الله سبعین حجة، ثم قال ورُبّ حجة لا تُقبل من زاره او بات عنده لیلة کان کمن زار اهل السموات و اذا کان یوم القیامة وجد معنا وزوار ائمتنا اهل البیت واعلاهم درجة و قربهم حبوة زوار ولدی علیّ"۔(۲)

جو شخص بھی میرے بیٹے علی کی قبر کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کو ستر حج کا ثواب عطا کرے گا، پھر فرمایا اور نہ معلوم کتنے حج ہیں کہ جو قبول حق بھی نہیں ہوتے۔ جو شخص ان کی قبر کی زیارت کرے یا ایک رات ان کی قبر کے قریب گزارے وہ ایسے ہے

---

(۱) ممکن ہے یہ سوال کرنے سے سوال پیدا ہو لیکن روایت کا اگلا حصہ حذف ہو گیا ہے یا راوی نے ذکر نہیں کیا ہے۔

(۲) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتھم، ج ۲، ص ۱۹۴، ح ۴۷۱ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

گویا تمام اہل آسمان کی زیارت کی ہے اور جب قیامت کا دن برپا ہوگا ہم محمد اہل بیتؑ کے زائرین کو دیکھیں گے کہ وہ ہمارے اطراف میں ہیں لیکن میرے بیٹے علی کے زائر کا مرتبہ بلندتر اور حیات معنوی کے لحاظ سے نزدیک تر ہوگا۔

حضرت امام علی رضاؑ کی نگاہ میں

۵۔ جوینی شافعی اپنی اسناد کے ساتھ فضال سے روایت نقل کرتے ہیں

"سمعتُ علیَّ بن موسی الرضا علیه التحیة والثناء وجاءه رجلٌ فقال له: یا ابنَ رسول الله رأیتُ رسولَ الله فی المنام کأنّه یقول لی: کیف أنتم إذا دُفِن فی أرضکم بضعتی واستحفظتم ودیعتی وغُیِّب فی ثراکم نجمی. فقال له الرضا: أنا المدفونُ فی أرضکم وأنا بضعةُ نبیّکم وأنا الودیعةُ والنجمُ، ألا فمن زارنی وهو یعرفُ ما أوجب الله من حقّی وطاعتی فأنا وآبائی شفعاؤُه یوم القیامة ومن کنّا شفعاءه نجا ولو کان علیه مثلُ وزر الثقلین الجنّ والإنس"۔(۱)

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ۲، ص ۱۹۱، ح ۴۶۸ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔ اور دیکھیے: خوندمیر شافعی، تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج ۲، ص ۸۶۔ حمزی اصفہانی حنفی، وسیلۃ النجاۃ [illegible] و در شرح صلوات چہاردہ معصوم، ص ۲۳۳۔

حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثناء سے سنا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام سے عرض کی اے فرزند رسول میں نے حالت خواب میں پیغمبر اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں: تمہاری حالت کیا ہوگی جب میرے بدن کا ٹکڑا تمہاری سرزمین میں دفن ہوگا، میری امانت تمہارے سپرد کی جائے گی اور تمہاری مٹی میں میرے گوشت کا ٹکڑا غائب ہوگا؟۔ امام رضاؑ نے جواب دیا میں وہی شخص ہوں کہ جو تمہاری سرزمین میں دفن ہوگا اور میں تمہارے رسولؐ کے بدن کا ٹکڑا اور میں ہی وہ امانت ہوں کہ جو شخص بھی خدا کی طرف سے واجب کردہ میری اطاعت اور میرے حق کی معرفت کے ساتھ میری زیارت کرے گا تو میں اور میرے آباء و اجداد روز قیامت اس شخص کی شفاعت کریں گے اور جس شخص کی ہم شفاعت کریں وہ یقیناً نجات پائے گا چاہے اس کے گناہ جن و انس کے گناہوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت امام رضاؑ مذکورہ واقعہ کی تائید میں حضرت پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل فرماتے ہیں

"ولقد حدّثني أبي، عن جدّي، عن أبيه، عن آبائه أنّ رسول الله ﷺ قال: من رآني في منامه فقد رآني، فإنّ الشيطان لا يتمثّل في صورتي ولا في صورة واحد من أوصيائي، وإنّ الرؤيا الصادقة جزءٌ من سبعين جزءاً من

مِنَ النُّبُوَّۃ"۔(۱)

حضرت امام رضاؑ نے اپنے اجداد طاہرینؑ سے اور انہوں نے حضرت رسول کرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں: جو کوئی بھی مجھے خواب میں دیکھے اس نے واقعاً مجھے خواب میں دیکھا ہے چونکہ شیطان میری صورت میں اور میرے اوصیاء کی صورت میں نہیں آ سکتا، سچا خواب، نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر تمام وہ خواب کہ جو اس قسم کے ہوں یعنی رسول کرمؐ یا آپؐ کے کسی جانشین کو دیکھا ہو وہ حجیت رکھتے ہیں۔

۶- حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ نے فرمایا:

"انّی مقتولٌ مسمومٌ مدفونٌ بارض غربةٍ، اعلم ذلک بعهدٍ عهده الیّ ابی عن ابیه عن ابائه عن علیّ ابن ابی طالب عن رسول اللهؐ، الا فمن زارنی فی غُربتی کنتُ انا و آبائی شفعاؤه یوم القیامة ومن کنّا شفعاؤه نجا ولو کان علیه مثلُ وزر الثقلین"۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمہ من ذریتہم، ج ۲، ص ۰۹، ح ۴۳۸۔

(۲) منابع فوق، ج ۲، ص ۱۹۲، ح ۳۶۶۔

میں زہر سے مقتول اور سرزمین غربت کا مدفون ہوں، میں اس عہد سے واقف ہوں کہ یہ مجھ سے میرے باپ نے اور ان سے ان کے آباء واجداد نے، ان سے علی ابن ابی طالبؑ نے اور آپ سے رسول اکرمؐ نے عہد کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص بھی عالم غربت میں میری زیارت کرے گا میں اور میرے آباؤ اجداد اس کے شفیع ہوں گے اور جس کے ہم شفیع ہوں اس کی نجات یقینی ہے، چاہے اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کی برابر ہوں۔

جوینی نے اس روایت کو بہت زیادہ تعجب کے ساتھ اس طرح یاد کیا ہے:

"كرامة يا لها من كرامة باهرة و بشارة لشفاعة الذنوب صاحبة على غيرها"۔(۱)

واہ کیا کرامت ہے، نورانی کرامت اور بشارت ہے گناہوں کی بخشش کے لیے۔

۷۔ حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ۲، ص ۱۹۳، ح ۴۶۹۔

"من زارني على بُعد داري أتيته يوم القيامة في ثلاثة مواطن حتّى أُخلّصه من أهوالها: إذا تطايرت الكُتُب يميناً و شمالاً، و عند الصراط و عندَ الميزان"۔(۱)

جو شخص عالم غربت میں میری زیارت کے لیے آئے گا میں روز قیامت تین مقامات پر اس کی فریادرسی کو پہنچوں گا اس وقت کہ جب نامہ اعمال داہنے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے، پل صراط سے گذرتے وقت اور جب اعمال تولے جائیں گے۔

۸- اسی طرح حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضا کے خادم یاسر سے روایت نقل کی ہے، امام رضا نے فرمایا:

"لا تُشَدُّ الرِّحالُ إلى شيءٍ من القُبور إلّا إلى قُبورنا، ألا و إنّي مقتولٌ بالسمِّ ظلماً و مدفونٌ في موضع غُربة، فمن شدّ رحله إلى زيارتي استُجيب دعائه و غُفِرَ ذنوبُه"۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج۲، ص ۹۵ ، ح۴۷۲۔

(۲) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج۲، ص ۲۱۸، ح۴۹۲۔

ہم اہل بیت کی قبروں کی زیارت کے علاوہ کسی کی بھی قبر کی زیارت کے لیے رخت سفر باندھنا صحیح نہیں ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ میں زہر سے قتل کیا جاؤں گا اور عالم غربت میں دفن کیا جاؤں گا، پس جو بھی میری زیارت کے لیے رخت سفر باندھے گا اس کی دعا مستجاب ہوگی اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۹ محمد خواجہ پارسای بخاری حنفی کہتے ہیں کہ جس وقت مامون عباسی نے دھمکی کے ساتھ امام رضاؑ کو ولی عہدی کے قبول کرنے پر مجبور کیا تب امام رضاؑ نے مامون سے مخاطب ہو کر فرمایا

"واللہ لقد حدّثني أبي عن آبائه عن رسول الله ﷺ أنّي أُخرجُ من الدنیا قبلك مظلوماً، تبکی علیّ ملائکةُ السماء والأرض، وأُدفنُ في أرض الغُربة"۔(۱)

خدا کی قسم! میرے والد بزرگوار نے اپنے آباء و اجداد سے انہوں نے رسول خداؐ سے نقل فرمایا ہے کہ میں تجھ سے پہلے اس دنیا سے مظلومیت کے عالم میں رخصت ہو جاؤں گا، آسمان و زمین کے فرشتے مجھ پر گریہ کناں ہوں گے اور سرزمین غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔

---

(۱) قندوزی حنفی ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ، ج ۳، ص ۱۴۷ نقل از فصل الخطاب لوصل الاحباب، خواجہ پارسای بخاری حنفی۔

حضرت امام محمد تقیؑ کی نگاہ میں

۱۰۔ حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا:

"من زار قبر ابی بطوس غفر اللّٰہ لہ ما تقدّم من ذنبہ و ما تأخر، فاذا کان یومُ القیامۃ یُنصبُ لہ منبرٌ بحذاء منبر رسول اللّٰہؐ حتی یفرغ اللّٰہ من حساب عبادہ"۔(۱)

جو شخص بھی میرے والد گرامی کی قبر اطہر کی زیارت کرے خداوند عالم اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو بخش دے گا اور جب قیامت کا دن طلوع ہوگا تو اس کا مقام رسول خداؐ کے منبر کے سامنے ہوگا یہاں تک کہ خداوند عالم تمام اہل عالم کے حساب سے فارغ ہوجائے۔

حضرت امام علی نقیؑ کی نگاہ میں

۱۱۔ حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنے اسناد کے ساتھ صقر بن دلف سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقیؑ سے سنا کہ آپ نے فرمایا

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ۲ ص ۱۹۵، ح ۴۷۳ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

"من كانت له إلى الله حاجة فليزر قبر جدّي الرضا بطوس، وهو على غسل، وليصلّ عند رأسه ركعتين، وليسأل الله تعالى حاجته في قنوته، فإنه يستجيب له ما لم يسأله في مأثم أو قطيعة رحم، وإنّ موضع قبره لبقعة من بقاع الجنة، لا يزورها مؤمن إلا أعتقه الله من النار وأدخله الجنة"(1)

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے وہ طوس میں میرے جد بزرگوار حضرت امام رضا کی قبر کی زیارت کرے، اس حال میں کہ غسل کئے ہوئے ہو، آپ کے سرہانے دو رکعت نماز بجالائے اور نماز کے قنوت میں پروردگار سے اپنی حاجت طلب کرے۔ وہ دعاؤں کے مستجاب ہونے کا مقام ہے بشرطیکہ اس کی دعا قطع رحم یا گناہ کے سلسلے میں نہ ہو، جس مکان میں امام رضا مدفون ہیں وہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ اس مقام کی جو مومن بھی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کو جہنم سے آزاد کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

---

(1) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمہ من ذریتھم، ج ۲، ص ۱۹۳، ح ۴۷۰، منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

دوسری فصل

زیارت اہل سنت کی نظر میں

حضرت امام علی رضاؑ اپنی بابرکت زندگی میں بہت زیادہ فضائل و کرامات رکھتے تھے کہ جن میں نقطۂ اوج و کمال وہ وقت ہے کہ جب آپ نیشاپور میں وارد ہوئے اور آپ کی قدم بوسی کے لیے اس علاقے کے علماء اور اہل سنت آپ کے مرکب و سواری کی خاک پا سے متبرک ہوئے۔(۱)

لیکن یہ کرامات و برکات فقط آپ کی نورانی زندگی ہی سے مخصوص نہ تھیں بلکہ شہادت کے بعد بھی علماء اہل سنت کی تصریح کے مطابق حضرت امام رضاؑ کی قبر مبارک اسی تیسری، چوتھی صدی سے آج تک علماء اہل سنت کے توسل و زیارت کا مقام رہا ہے اور تمام لوگ اس روضہ مبارکہ سے شفا حاصل کرتے ہیں، انہیں کے بیانات کے مطابق لوگوں کی زیارت و توسلات میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

---

(۱) حضرت امام رضاؑ کا شہر نیشاپور میں ورود اور علماء و اہل سنت عوام کے برتاؤ کے سلسلے میں زیادہ معلومات کے لیے دیکھیے ۔ محمد محسن طبسی حدیث سلسلۃ الذہب بروایت اہل سنت)

گویا جو روایات حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کی جانب سے حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارک کی زیارت، اور آپ کی مظلومیت و غربت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں، سبب قرار پائیں کہ آپ کے مرقد مطہر کی طرف لوگوں کا سیل رواں ہو اور رسول اکرمؐ کے جگر گوشہ اور پارہ تن کے خصوصی احترام کا سبب بنے۔

یہ بیانات اس مسئلہ کو بھی روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کی قبور کی زیارت ایک تاکید شدہ سنت نبوی ہے جو وہابیت کے بے بنیاد توہمات پر خط بطلان کھینچتا ہے۔

چوتھی صدی ہجری

۱۔ ابوبکر بن خزیمہ شافعی (۱) (۳۱۱ھ) اور ابوعلی ثقفی شافعی (۲) (۳۲۸ھ)۔

---

(۱) ابن خزیمہ اہل سنت کے نزدیک ایک خاص اہمیت و مقام کے حامل ہیں اس طرح کہ ان کو شیخ الاسلام، امام الائمہ، حافظ، حجۃ، فقیہ، بے نظیر اور سنت رسولؐ کو زندہ کرنے والا جیسے القاب و الفاظ سے نوازا جاتا ہے۔ اور علم، حدیث، فقہ، اتقان میں ان کی مثالیں دی جاتی ہیں (ذہبی شافعی سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۳۶۵ ۔ ۳۷۷)

(۲) ابوعلی ثقفی کو "امام، محدث، فقیہ، علامہ، شیخ خراسان، خراسان میں مدرس فقہ شافعی، اپنے زمانے میں مخلوق پر اللہ کی حجت" جیسے الفاظ و القاب سے یاد کیا جاتا ہے کہ جو ان کی عظمت و اہمیت پر دلالت کرتا ہے (ذہبی شافعی سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۲۸۰ ۔ ۲۸۲)۔

حاکم نیشاپوری شافعی کا بیان ہے

"سمعتُ محمّد بن المؤمّل بن حسن بن عیسی یقول: خرجنا مع امام اهل الحدیث ابی بکر بن خزیمه و عدیله ابی علی الثقفی مع جماعة من مشایخنا ، وهم اذذاک متوافرون الی زیارة قبر علیّ بن موسی الرضا بطوس ، قال: فرأیتُ من تعظیمه (ابن خزیمه) لتلک البقعه و تواضعه لها و تضرُّعه عندها ما تحیّرنا"۔(۱)

حاکم کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن مومل سے سنا وہ کہتا ہے کہ ہم ایک روز اہل حدیث کے امام و رہبر ابوبکر بن خزیمہ و ابوعلی ثقفی اور دیگر اپنے اساتید و بزرگوں کے ہمراہ حضرت امام علی رضا کے مرقد مبارک پر زیارت کے لیے گئے، وہ لوگ شہر طوس میں آپؑ کی زیارت کے لیے بہت زیادہ جاتے تھے محمد بن مومل کا بیان ہے کہ ابن خزیمہ کا حضرت رضا کی قبر مبارک پر گریہ و زاری اور توسل و احترام و تواضع اس قدر زیادہ تھا کہ ہم سب لوگ تعجب و حیرت میں پڑے ہوئے تھے۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز راوی کا یہ جملہ ہے کہ جو مذکورہ روایت کا تسلسل ہے لیکن افسوس کہ بہت سے مورخین و محدثین نے اس کو نقل نہیں کیا، راوی کا بیان ہے

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمہ من ذریتہم، ج ۲، ص ۱۹۸، ح ۴۷۷ نقل از تاریخ نیشاپور حاکم نیشاپوری شافعی۔

"وذلك بمشهدٍ من عدّةٍ من آل السلطان وآل شاذان بن نعيم وآل الشنقشين وبحضرة جماعةٍ من العلوية من أهل نيسابور وهراة وطوس وسرخس، فدوّنوا شمائل أبي بكر محمد بن إسحاق عند الزيارة وفرحوا وتصدّقوا شكراً لله على ما ظهر من إمام العلماء عند ذلك الإمام والمشهد وقالوا بأجمعهم: لو لم يعلم هذا الإمام أنّه سنّة وفضيلة لم يفعل هذا." ( )

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام علی رضا کے مرقد مطہر پر ابن خزیمہ کا یہ گریہ وزاری اور احترام وتواضع اور تعظیم، سلطان کے خاندان کے حضور اور خاندان شاذان وخاندان شنقشین نیز نیشاپور، ہرات وسرخس کے شیعوں وعلویوں کے سامنے انجام پایا اور سب نے ابن خزیمہ کی یہ حرکات وسکنات کو جو انہوں نے حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارکہ پر انجام دیں، دیکھا اور ثبت وضبط کیا۔ ابن خزیمہ کی اس روش اور آنحضرتؑ کی قبر مطہر کی زیارت سے تمام افراد بہت خوش ہوئے نیز امام العصر کی اس روش پر خوشی اور شکر خدا میں صدقات دیے اور سب نے یک زبان یہ کہا کہ اگر یہ کام (اہل بیتؑ کی قبروں کے سامنے گریہ وزاری، احترام وتواضع اور تعظیم) سنت نہ ہوتا اور فضیلت نہ رکھتا تو کبھی بھی ابن خزیمہ اس طرح انجام نہ دیتے۔

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ۲، ص ۱۹۸، ح ۴۷۷ منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۲۔ ابن حبان بستی شافعی (۱) (۳۵۴ھ)۔

"علی بن موسی الرضا وهو من سادات اهل البیت و عقلائهم و جلة الهاشمیین و نبلائهم، یجب أن یعتبر حدیثه اذا روی عنه ۔۔ قد زرته (قبره) مرارا كثیرة وما حلّت بی شدّة فی وقت مقامی بطوس فزرت قبر علیّ بن موسی الرضا صلوات اللّٰه علی جدّه و علیه، و دعوت اللّٰه ازالتها عنّی الّا استجیب لی، و زالت عنّی تلك الشدّة و هذا شیء جرّبته مرارا فوجدته كذلك، اماتنا اللّٰه علی محبّة المصطفی و اهل بیته"۔ (۲)

---

(۱) ابن حبان بستی شافعی اہل سنت کے نزدیک ایک خاص اہمیت و مقام کے حامل ہیں اس طرح کہ ان کو امام، علامہ، حافظ، شیخ خراسان، علم فقہ، لغت و حدیث کا ستون اور عقلاء رجال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (سمعانی شافعی، الانساب، ج ۲، ص ۲۰۹۔ ذہبی شافعی، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۶، ص ۹۲۔ صفدی شافعی، الوافی بالوفیات، ج ۲، ص ۳۱۷۔ سبکی شافعی، الطبقات الشافعیۃ الکبری، ج ۳، ص ۱۳۱۔ ابن تغری حنفی، النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر و قاہرہ، ج ۳، ص ۳۴۲) جب کہ یہ بات بھی واضح رہے کہ ابن حبان وہ شخص ہے کہ جس نے اپنی کتاب الثقات میں فرزند رسول خدا امام حسینؑ کے قاتل یزید بن معاویہ کو افراد ثقہ میں سے شمار کیا ہے (ابن حبان بستی شافعی، الثقات، ج ۴، ص ۳۰۹) اور اسی شخص نے امیر المومنین کے اصحاب کو اپنی کتاب المجروحین میں ضعفاء و متروکین میں سے شمار کیا ہے (المجروحین، ج ۱، ص ۲۲۲، ۲۴۷ و ۲۹۸۔ ج ۲، ص ۱۷۶)۔

(۲) ابن حبان بستی شافعی، کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۷۔

حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضا، اہل بیتؑ کے بزرگان وعقلاء اور ہاشمی خاندان کے بزرگوں اور شرفاء میں سے ہیں، جب ان سے کوئی روایت نقل ہو تو اس پر اعتبار کرنا واجب ہے۔۔۔ میں نے کئی مرتبہ ان کی قبر مطہر کی زیارت کی ہے۔ اور شہر طوس میں میرے قیام کے دوران جب کبھی بھی مجھ پر کوئی مشکل پڑی تو میں نے حضرت علی بن موسی رضاؑ آپ اور آپ کے جد بزرگوار پر خدا کا درود وسلام ہو۔ کی قبر پاک کی زیارت کی اور خداوند عالم کی بارگاہ میں اپنی مشکل کے حل کے لیے دعا مانگی تو میری دعا مستجاب ہوئی اور وہ مشکل حل ہوگئی، یہ تجربہ میں نے وہاں پر کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ خداوند عالم ہمیں محبت رسولؐ وآل رسولؐ پر موت عطا کرے۔

۳۔ محمد بن علی بن سہل شافعی (۱) (۳۰۵ھ)۔

---

(۱) محمد بن علی بن سہل، شافعی مذہب کے بزرگوں میں سے ہیں ان کی شخصیت کے بارے میں ذہبی شافعی نے یوں تحریر کیا ہے "العلامة، شیخ الشافعیة ۔۔۔ وهو من اصحاب الوجوه" یعنی ذہبی، حاکم نیشاپوری شافعی سے محمد بن علی بن سہل شافعی کے بارے میں اس طرح نقل کرتا ہے "کان اعرف الاصحاب بالمذهب و ترتیبه" "وہ مذہب اور اس کی ترتیب میں تمام علماء سے زیادہ عقلمند شخص ہے" دیکھیے: ذہبی شافعی، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۶، ص ۲۳۶۔ ۲۳۷

حاکم رقمطراز ہیں:

"سمعتُ أبا الحسن محمّد بن عليّ بن سهل الفقيه يقول: ما عرَضَ لي مُهِمٌّ من أمر الدين والدنيا، فقصدتُ قبر الرضا لتلك الحاجة، ودعوتُ عند القبر إلّا قُضيت لي تلك الحاجةُ، وفرّج اللهُ عنّي تلك المُهِمّةَ ۔۔۔
وقد صارت إليّ هذه العادةُ أن أخرُجَ إلى ذلك المشهد في جميع ما يعرُضُ لي، فإنّه عندي مُجرّبٌ" ۔(۱)

میں نے ابوالحسن محمد بن علی بن سہل فقیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو جب کبھی بھی کوئی دینی یا دنیوی مشکل پیش آئی میں نے اس حاجت کی طلب کے لیے حضرت علی رضا کی قبر مطہر کا ارادہ کیا اور آپ کی قبر کے قریب جا کر دعا کی وہ حاجت بر آئی اور خداوند عالم نے میری وہ مشکل آسان کر دی ۔۔۔ یہ میری عادت بن چکی تھی کہ میں ہر مشکل مسئلہ میں آپ کی زیارت کے لیے جاتا اور حاجت طلب کرتا اور یہ چیز میرے نزدیک تجربہ شدہ ہے۔

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمہ من ذریتھم ج۲ ص ۲۲۰، ح ۴۹۷ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

پانچویں صدی ہجری

۳- حاکم نیشاپوری شافعی(۱) (۴۰۵ھ)۔

"وقد عرّفني الله من كرامات التربة خير كرامة، منها: أنّي كنتُ متقرساً لا أتحرّكُ إلا بجهدٍ فخرجتُ وزرتُ و انصرفتُ إلى نوقان بخفّين من كرابيس، فأصبحتُ من الغد بنوقان و قد ذهب ذلك الوجعُ و انصرفتُ سالماً إلى نيسابور"۔(۲)

خداوند عالم نے مجھے اس تربت اقدس اور قبر مطہر کی کئی کرامات دکھائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب میں جوڑوں کی خشکی و درد میں مبتلا ہوا اور بڑی مشکل سے چلتا پھرتا تھا تو گھر سے باہر آیا اور حضرت کی قبر پاک کی زیارت کی اور ٹاٹ کی جوتیاں پہن کر پیدل نوقان پہنچا رات وہیں گذاری صبح نمودار ہوئی تو میرا تمام درد ختم ہو چکا تھا اور میں صحیح و تندرست نیشاپور واپس آیا۔

---

(۱) ذہبی شافعی ان کے بارے میں کہتے ہیں "الامام، الحافظ، الناقد العلامة، شيخ المحدثين ... كان من بحور العلم" سیر اعلام النبلاء، ج ۱۷، ص ۱۶۳ ـ ۱۶۵۔ سبکی شافعی کا بیان ہے "کان اماما جليلا و حافظا حفيلا، اتفق على امامته و جلالته و عظيم قدره" الطبقات الشافعیة الکبری، ج ۴، ص ۱۵۶، نمبر ۳۲۸۔

(۲) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمة من ذریتهم، ج ۲، ص ۲۲۰، ح ۴۹۶ منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

حاکم نیشاپوری شافعی اپنے مذکورہ کلام کے ساتھ اہل سنت کے بزرگوں کے آنحضرتؑ کے دربار میں شفا پانے کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں اور ان کے اعتراف کا ذکر کرتے ہیں کہ جن میں سے ہم بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

۵۔ ایک مصری مسافر بنام حمزہ۔

حاکم نیشاپوری نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے

"كنتُ بمرو الرُّوذ، فلقيتُ بها رجلاً من اهل مصر مُجتازاً اسمه حمزةُ، وقد ذكر انّه خرج من مصر زائراً المشهد الرضاؑ بطوس، و (ذكر) انّه لمّا دخل المشهد كان قُرب غُروب الشمس فزار (الامام) وصلّى ولم يكن (في) ذلك اليوم زائرٌ غيرُه، فلمّا صلّى العتمة اراد خادمُ القبر ان يُخرجه (أ) و يُغلق عليه الباب، فسأله ان يُغلق عليه الباب و يدعه في المسجد ليُصلّي فيه، فانّه جاء من بلدٍ شاسعٍ، ولا يُخرجه، فانّه لا حاجة له في الخروج، فتركه وغلق عليه الباب، وانّه كان يُصلّي وحدهُ الى ان أعيا، فجلس و وضع رأسهُ على ركبتيه ليستريح ساعةً، فلمّا رفع رأسه رأى في الجدارِ مواجه وجهه رُقعةً عليها هذان البيتان

من سرّهُ ان يرى قبراً برؤيته　　يُفرّجُ الله عمّن زاره (ه) كُربه

فليأت ذا القبر انّ الله اسكنه　　سُلالةً من رسول الله مُنتجبه

قال: فقمتُ وأخذتُ في الصلاة إلى وقت السحر، ثمّ جلستُ كجلستي الأولى ووضعتُ رأسي على ركبتيّ، فلمّا رفعتُ رأسي لم أرَ على الجدار شيئاً.

وكان ما أراه مكتوباً رطباً، كأنّه كُتب في تلك الساعة. قال: فانفلق الصبحُ وفُتح البابُ وخرجتُ من هناك"۔(۱)

میں مرو رود میں تھا کہ حمزہ نامی ایک مصری مسافر سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ وہ مصر سے حضرت امام رضا کی بارگاہ کی زیارت کے ارادے سے طوس میں آیا ہے اور کہا کہ جیسے ہی اس روضے میں وارد ہوا غروب آفتاب کا وقت قریب تھا، حضرت کی قبر مطہر کی زیارت کی اور نماز پڑھی، اس روز اس کے علاوہ کوئی اور زائر نہ تھا، جب نماز عشاء سے فارغ ہوا تو خادم قبر نے چاہا کہ اس کو روضے سے باہر نکال دے اور دروازہ بند کر دے اس نے خادم سے چاہا کہ اس کو روضے کے اندر ہی بند کر دے اس کو باہر نہ نکالے چونکہ وہ دور سے آیا ہے اور اس کو باہر کوئی کام بھی نہیں ہے، پس خادم نے اس کو وہیں چھوڑ دیا اور روضے کو بند کر کے چلا گیا وہ تنہا مشغول نماز رہا یہاں تک کہ تھک گیا اور اپنے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر آرام کرنے لگا۔

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتھم، ج ۲، ص ۱۹۶، ح ۴۷۳ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

جب سر کو اٹھایا تو اپنے سامنے کی دیوار پر دیکھا جس پر مندرجہ ذیل دو شعر لکھے ہوئے تھے

من سرّه ان یری قبرا برؤیته — یفرّج الله عمّن زار (ه) کربه

فلیأت ذا القبر انّ الله اسکنه — سلالة من رسول الله منتجبه

(جو شخص اس قبر کی زیارت کرنے سے خوشحال ہوتا ہے خداوند عالم اس کی تمام پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے پس اس صاحب قبر کے پاس آؤ کہ اس کو خداوند متعال نے یہاں سکونت عطا کی ہے اور یہ اللہ کے رسول کا منتخب وسلالہ پاک ہے)۔

حمزہ مصری کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور نماز میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ سحر ہو گئی اور میں پھر تھک گیا اپنے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور بیٹھ گیا پھر جب میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ وہ تحریر شدہ اشعار دیوار پر نہیں ہیں۔ جبکہ وہ تحریر تازہ روشنائی سے لکھی ہوئی تھی گویا کہ اسی وقت کسی نے تحریر کی ہے۔ اس کا کہنا کہ صبح ہوئی دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلا۔

۲۔ محمد بن قاسم شافعی:

جوینی شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن قاسم نیشاپوری سے نقل کیا ہے

"سمعتُ الشیخ ابا الحسن محمّد بن القاسم الفارسی نیسابوری قال: کنتُ (أنکرُ) علی من قصد المشهد بطوس للزیارة وصرتُ علی هذا الانکار، فاتّفق لی رأیتُ لیلة فیما یری النائم کأنّی بطوس فی المشهد

(و) رأیتُ رسولَ اللہ قائماً وراءَ صندوقِ القبر یصلّی فسمعتُ هاتفاً

من فوق و (هو) یُنشدُ و یقول

من سرّهُ أن یری قبراً برؤیتہ یُفرّجُ اللہ عمّن زارہ کُربہ

فیأتِ ذا القبرِ انّ اللہ اسکنہ سُلالۃً من رسولِ اللہ مُنتجبہ

و کان یشیرُ فی الخطاب الی رسول اللہ قال فاستیقظتُ من نومی

کأنّنی غریقٌ فی العرق فبادیتُ علامی یُسرجُ دابّتی فی الحال فرکبتُہ و

قصدتُ الزیارۃ و تعوّدتُ فی کلّ سنۃٍ مرتین ، قلت روی ہذہ الرؤیۃ و

جمیع مرویّات السلار ابی الحسن مکّی بن منصور بن علان الکرجی ، عن

الشیخ محی الدین عبد المحی بن ابی البرکات الحربی اجازۃ بروایتہ عن

الامام مجد الدین یحیی بن الربیع بن سلیمان بن حرز الواسطی اجازۃً عن

ابی زرعۃ طاہر بن محمّد بن طاہر بن علیّ المقدسی ، عنہ اجازۃً"۔(۱)

محمد بن قاسم کا کہنا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا کہ جو حضرت امام رضاؑ کی

زیارت کے قائل نہ تھے اور لوگوں کو آپ کی زیارت سے منع کرتا تھا، ایک شب خواب

دیکھا کہ میں مشہد میں ہوں اور حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کے پاس حضرت پیغمبر اکرمؐ

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص

۱۹۵، ح ۴۷۲، منقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

نماز میں مشغول ہیں اسی وقت اچانک ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے

جو شخص چاہتا ہے کہ کسی قبر کو دیکھے اور اس کی زیارت کرے کہ خداوند عالم اس کی مشکلات کو برطرف کر دے تو اس صاحب قبر کے پاس آئے، خداوند عالم نے اس کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ یہ رسول خداؐ کے سلالہ و ذریت اور منتخب افراد میں سے ہے۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ کی طرف اشارہ تھا۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ میں خواب سے اٹھا تو پہنچنے میں شرابور تھا میں نے اسی وقت اپنے غلام کو آواز دی اور کہا ابھی میری سواری کو آمادہ کرو، میں سوار ہوا اور زیارت کو نکل پڑا اس کے بعد میں ہر سال دو مرتبہ حضرت کی زیارت کو آتا ہوں۔

میں نے اس خواب اور تمام مرسلات سالار ابی الحسن مکی بن منصور بن علان کرجی کو شیخ محی الدین عبدالحی بن ابی البرکات حربی کے ذریعے کہ جن کو اجازہ روایت حاصل ہے، امام مجد الدین یحیی بن ربیع بن سلیمان بن حرار واسطی سے اور خود ان کو اجازہ حاصل ہے، ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر بن علی مقدسی سے، نقل کیا ہے۔

۷۔ فخر الدین ادیب جندی شافعی

جوینی شافعی کہتے ہیں:

"لقد انشدنی الامام الفاضل الحسن الاخلاق و الشمائل فخر الدین هبة الله بن محمد بن محمود الادیب الجندی رحمه الله تعالی ، بنفسه بالمشهد المقدس الرضوی علی مشرفه السلام فی زیارتنا الاولی به

جعلها اللّٰہ مبرورةً وفی صحائف الاعمال المقبولة مسطورةً:

ایا من مُناه رضی ربّه　　تمنّاً وزن مُنکرً الحُسنِ لام

فزُر مشهداً للامام الرضا　　علیّ بن موسی علیه السلام"۔(۱)

ہمارے لیے فاضل ارجمند رہبر خوش اخلاق وخوب صورت وخوب سیرت فخر الدین جہۃ احمد بن محمد بن محمود ادیب جندی نے　خدا ان پر رحمت نازل فرمائے ہماری مشہد مقدس رضوی۔اس صاحب قبر پر درود وسلام ہو - کی پہلی زیارت میں کہ خداوند اس کو نیک قرار دے اور اعمال مقبولہ میں سے شمار فرمائے۔ اسطرح شعر لکھے

اے وہ شخص کہ جس کی آرزو خداوند عالم کی رضایت وخوشنودی ہے، آمادہ رہو، یہ واضح رہے کہ اچھائیوں کے منکر کی ملامت ہوتی ہے لہذا حضرت امام علی بن موسی رضاؑ کے روضہ مبارکہ کی زیارت کر۔

۸- ابونصر موذن نیشاپوری شافعی

جوینی شافعی نے ابونصر موذن نیشاپوری سے نقل کیا ہے

"صدبی عِلّةٌ شدیدةٌ ثقُل منها لسانی فلم اقدر منها علی الکلام،

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمہ من ذریتھم، ج ۲، ص ۱۹۸، ح ۴۷۶۔ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

فخطر ببالي زيارة الرضا عليه السلام و الدعاء عنده و التوسّل به إلى الله تعالى ليعافيني، فخرجت زائراً و زرت الرضا و قمت عند رأسه و صلّيت ركعتين، و كنت في الدعاء و التضرّع مستشفعاً بصاحب القبر إلى الله عزّ و جلّ أن يعافيني من علّتي و يحلّ عقدة لساني إذ ذهب بي النوم في سجودي، فرأيت في منامي كأنّ القبر قد انفرج فخرج منه رجل آدم كهلٌ شديد الأدمة فدنا منّي فقال: يا أبا النصر قل "لا إله إلّا الله" قال: فأومأت إليه كيف أقول ذلك و لساني منغلق؟ فصاح عليّ صيحة و قال: تنكر لله قدرة؟ قل: "لا إله إلّا الله" قال: فانطلق لساني فقلت "لا إله إلّا الله" و رجعت إلى منزلي راجلاً و كنت أقول "لا إله إلّا الله" و لم ينغلق لساني بعد ذلك"۔(۱)

میں ایک بہت سخت بیماری میں مبتلا ہوا کہ جس کے اثر سے میری زبان بند ہو گئی اور گفتگو کرنے پر قادر نہ رہا۔ میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت امام رضا کی زیارت کو جاؤں اور آپ کی قبر کے پاس نماز پڑھ کر دعا کروں۔

---

(۱) جوینی شافعی، فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتھم، ج ۲، ص ۲۱۷، ح ۴۹۱، نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

حضرت کو وسیلہ قرار دوں کہ خداوند عالم مجھے اس بیماری سے نجات دے، میں زیارت کی نیت سے نکلا اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، اسی دوران خداوند عالم سے گریہ و زاری کی حالت میں صاحب قبر کا واسطہ دے کر دعا مانگتا رہا اور شفا طلب کرتا رہا کہ پروردگار مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرمائے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے کہ اچانک مجھے حالت سجدے میں نیند آ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا چاند شق ہوا، اس میں سے ایک نورانی خوبصورت بزرگ برآمد ہوئے اور میرے قریب آ کر کہا اے ابونصر کہو "لا الہ الا اللہ" میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں یہ کلمہ کیسے کہہ سکتا ہوں میں گونگا ہوں بول نہیں سکتا وہ بزرگ سخت لہجے میں بولے کہ تم قدرت خدا سے انکار کر رہے ہو کہو "لا الہ الا اللہ" اچانک میری زبان کھل گئی اور میں نے کہا "لا الہ الا اللہ" تب میں خداوند عالم کے شکرانے کے طور پر مشہد سے اپنے گھر نیشاپور تک پیدل گیا اور تمام راستے میری زبان پر یہی کلمہ تھا "لا الہ الا اللہ" اور اس کے بعد کبھی بھی میری زبان بند نہ ہوئی۔

۹ ایک نامعلوم شخص

حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں،

"سمعتُ رجلاً ذهب عني اسمُه عند قبر الرضا (يقول: كنتُ) أفكّرُ في شرفِ القبرِ و شرفِ من يواري فيه فتخالج في نفسي الانكارُ على بعض من بها فضربتُ بيدي الى المُصحفِ مُتفألاً، فخرجت هذه الآية ﴿و يستنبئونك أحقٌ هو قل اي و ربّي انّه لحقٌ﴾ (سورہ یونس (۱۰) آیت ۵۳) حتّى ضربتُ ثلاثَ مرّاتٍ فخرج في كلّها هذه الآيةُ"۔(۱)

ایک مرد سے کہ جس کا نام میرے ذہن سے نکل گیا ہے سنا کہ جو قبر امام رضا کے نزدیک کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ میں اس قبر اور صاحب قبر کی عظمت وشرافت و بزرگی کے بارے میں سوچتا تھا کہ میرے دل میں صاحب قبر کے متعلق کچھ چیزوں کے بارے میں شک وشبہ ہوا اور ان کا انکار کر بیٹھا لہذا میں نے قرآن کریم سے تفأل و استخارہ کیا تو یہ آیت آئی کہ "تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے تو کہہ دے کہ ہاں خدا کی قسم وہ حق ہے"۔

یہاں تک کہ میں نے تین مرتبہ قرآن سے فال و استخارہ کیا ہر مرتبہ یہی آیت آئی۔

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتہم، ج ۲ ص ۲۰۸، ح ۴۹۳ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۰۔ زید فارسی۔

حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ زید فارسی سے نقل کرتے ہیں

"کنتُ بمروِ الرُّوذ مقعداً مدّةَ سنتین لا أقدِرُ أن أقومَ قائماً و لا أن أُصلّی قائماً، فأُریتُ فی المنام: ألا تمرّ بقبرِ الرضا و تمسح رجلیک به و تدعو الله تعالی عند القبر حتّی یذهب ما بك؟! (قال) فاکتریتُ (دابّة) و جئتُ إلی طوس و مسحتُ رجلیّ بالقبر و دعوتُ الله عزّ و جلّ فذهب عنّی ذلك النقرس و الوجع فأنا هاهنا منذُ سنتین و ما نقرستُ"۔(۱)

میں مرورود میں تھا کہ مرض نقرس (جوڑوں کے درد) میں مبتلا ہو یہاں تک کہ مجھ سے کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا تھا اور کھڑے ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا تھا کہ ایک شب مجھے خواب میں بشارت ہوئی کہ قبر امام رضاؑ پر کیوں نہیں جاتا اور ان کی قبر سے اپنے آپ کو کیوں مس نہیں کرتا اور خدا سے آپؑ کی قبر مبارک کے پاس اور ان کو واسطہ قرار دے کر کیوں دعا نہیں کرتا تا کہ یہ مشکل حل اور مرض دور ہو جائے، جب میں نے یک جانور سواری کے لیے کرائے پر لیا اور طوس پہنچا اپنے آپ کو حضرتؑ کی قبر مطہر سے مس کیا اور خداوند عالم سے دعا مانگی تو مجھ سے وہ مرض نقرس (جوڑوں کا درد) ختم ہو گیا اور میں دو سال سے یہاں پر ہوں بالکل درد نہیں ہے۔

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ۲، ص ۲۱۹، ح ۴۹۳ منقول از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۱- حمویہ بن علی:

اسی طرح حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ حمویہ بن علی سے نقل کرتے ہیں:

"کنتُ مع حمویه ببلخ فرکبنا یوماً وأنا معه فبینا نحنُ فی سوق بلخ إذ رأی حَمویَه رجلاً فوکّل به وقال: احملوه إلی الباب ثم عطف بصرافه فمر بأحمار حمرة عاریة وسُفرة وجبة ومائتی درهم، فلمّا أحضِرَ قال: هاتوا الرجل، فجیءَ به، فلمّا وقف بین یدیه، قال: قد صفعتنی صفعة وأنا أقتصّها منك الیوم! (أ) ما تذکرُ الیوم الذی زُرنا جمیعاً قبر الرضا فدعوتَ الله وقلت: اللهمّ! ارزقنی حماراً ومائتی درهم وسُفرة فیها جبنة وخبزة، وقلتُ أنا: اللهمّ! ارزقنی ولایة خراسان، فصفعتنی وقلت: لا تسأل ما لا یکون، فالآن قد أعطانی الله عزّ وجلّ ما تمنّیتُ وأعطاك ما تمنیتَ والصفعةُ لی علیك"۔(۱)

میں حمویہ کے ساتھ شہر بلخ میں تھا، ایک روز ہم دونوں سوار ہوئے اور بازار بلخ میں پہنچے، حمویہ نے ایک شخص کو دیکھا اور حکم دیا کہ اس کو پکڑ لو اور دربار میں لے چلو،

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمہ من ذریتہم، ج ۲، ص ۲۲۰، ح ۴۹۵ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

پھر دربار سے پلٹتے وقت حکم دیا کہ ایک اچھا گدھا، ایک روٹی اور پنیر کے ساتھ دسترخوان اور دوسو درھم لے کر آؤ، جب یہ چیزیں مہیا ہو گئیں تو دستور دیا کہ کسی شخص کو حاضر کرو، جب اس شخص کو بلایا گیا اور وہ سامنے کھڑا ہوا تو حمویہ نے اس سے کہا کہ تو نے ایک روز میرے ایک طمانچہ مارا تھا اور آج میں تجھ سے اس کا بدلہ لوں گا۔ کیا تجھے یاد ہے کہ ہم سب ایک ساتھ حضرت امام رضا کی زیارت کو گئے ہوئے تھے جب ہم نے زیارت کی تو تو نے خدا سے دعا کی کہ پروردگارا! مجھے ایک گدھا، دوسو درھم اور روٹی و پنیر کے ساتھ دسترخوان عطا فرما، اور میں نے دعا کی، پروردگارا! مجھے خراسان کی حکومت نصیب فرما۔ تو نے میرے طمانچہ مارا اور کہا کہ جو کام نہیں ہوسکتا اس کی دعا نہ کرو، جبکہ اب خداوند عالم نے مجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے اور تیرے لیے بھی تیری خواہش کو پورا کر دیا ہے، اب میرا ایک طمانچہ تیرے اوپر باقی ہے۔

۱۲۔ ابو حسین بن ابی بکر شافعی:

حاکم نیشاپوری شافعی کہتے ہیں:

"سمعتُ ابا الحسین بن ابی بکرٍ الفقیہ یقول: قد اجاب اللّٰہُ لی فی کلِّ دعوۃٍ دعوتُہ بھا عند مشھد الرضا، حتی انّی دعوتُ اللّٰہ ان یرزقنی ولداً فرزقتُ ولداً بعدَ الإیاس منہ"۔(۱)

---

(۱) جوینی شافعی فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج ۲، ص ۲۲۰ ح ۴۹۸ نقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

بوالحسین بن ابی بکر فقیہ سے میں نے سنا اس نے کہا: میں نے خداوند عالم سے حضرت امام رضاؑ کے جوار میں جو بھی دعا، کی وہ مستجاب ہوئی یہاں تک کہ میں نے کافی مایوسی کے بعد خداوند عالم سے بیٹے کی دعا کی تو خداوند عالم نے وہ بھی مستجاب فرمائی اور مجھ کو نعمت فرزند سے سرفراز فرمایا۔

آٹھویں صدی ہجری

۱۳۔ ذہبی شافعی (۷۴۸ھ)

وہ سلفی مذہب (وہابیت) پر اعتقاد رکھنے کے باوجود بھی حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارک کے زائرین کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"و لعلیّ بن موسیٰ مشهدٌ بطوس یقصدونه بالزیارة"۔(۱)

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا کی شہر طوس میں بارگاہ ہے کہ لوگ وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

"وله مشهدٌ کبیرٌ بطوس یزار"۔(۲)

---

(۱) ذہبی شافعی. سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۳۹۳۔

(۲) ذہبی شافعی. العبر فی خبر من غبر، ج۱، ص۲۶۹۔

شہر طوس میں آپؑ کی بہت بڑی آرامگاہ ہے کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے جب امام رضاؑ پر پہنچتے ہیں
تو کہتے ہیں:

"وولدہ علی بن موسیٰ مشہدٌ عظیمٌ بطوس"۔(۱)

اور آپ کے فرزند گرامی علی بن موسیٰ کی شہر طوس میں عظیم بارگاہ ہے۔

۱۴ - صفدی شافعی (۷۶۴ھ):

وہ بھی مختصراً لیکن جامع انداز میں یوں کہتے ہیں

"۔۔۔ و دفن بطوس و قبرہ مقصودٌ بالزیارۃ"۔(۲)

اور آپؑ کو شہر طوس میں دفن کر دیا گیا اور آپ کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے۔

۱۵ محمد بن عبداللہ ابن بطوطہ مراکشی (۷۷۹ھ).

جیسے کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان کا بیان بھی یہی ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی
قبر مطہر عام و خاص کے لیے زیارت گاہ ہے۔(۳)

---

(۱) ذہبی شافعی سیر اعلام النبلاء، ج ۶، ص ۲۷۳۔

(۲) صفدی شافعی الوافی بالوفیات، ج ۲۲، ص ۲۴۹۔

(۳) ابن بطوطہ مراکشی تحفۃ النظار فی غرائب الامصار، معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ، ص ۴۰۱۔

نویں صدی ہجری

۱۶- عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی (۸۰۳ھ)

وہ حضرت امام رضاؑ کی بارگاہ کو تمام زائرین کا ملجأ وماویٰ جانتے ہیں چاہے وہ زائرین کسی بھی جگہ وقوم وقبیلے کے ہوں لہذا کہتے ہیں

علی بن موسیٰ الرضا لوگوں سے خود انہی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے وہ آپ گفتگو کرنے میں بہترین سخنور اور عقلمند ترین فرد تھے اور سب کی زبانوں کو خود اہل زبان سے بہتر جانتے تھے۔۔۔مشہد مقدس اور آپ کا مرقد منور تمام طبقات اور پوری دنیا کے زائرین کا مرکز وملجأ وماویٰ ہے۔(۱)

دسویں صدی ہجری

۱۷- میر محمد بن سید برہان الدین خواوند شاہ معروف بہ میر خواند شافعی (۹۰۳ھ)

وہ بھی تعجب خیز عبارات میں تحریر کرتا ہے کہ حضرت امام رضا کی قبر پاک کے زائرین نہ فقط ایران بلکہ روم وہندوستان اور دنیا کے گوشے گوشے سے آتے ہیں۔لہذا رقمطراز ہے:

---

(۱) عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی روضۃ الاحباب،ج۳،ص۳۲۔دیکھیے امیر احمد حسین بہادر خان ہندی حنفی تاریخ الاحمدی،۳۶۰۔

ذکر احوال علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنھما۔ مشہد مقدس اور حضرت امام رضاؑ (کہ جو بطور مطلق بغیر کسی قید کے امام ہیں) کا مرقد، ایران کا مرکز اور اہل طریقت کے ہر چھوٹے و بڑے کی منزل مقصود ہے، امت اسلامی کے تمام فرقے اور بنی آدم کے تمام طبقات پوری دنیا میں دور دراز سے جیسے روم، ہندوستان اور ہر طرف سے ہر سال اپنے وطن سے ہجرت کر کے، دوستوں و عزیز و اقارب کو چھوڑ کر آتے ہیں اور اپنی آبرومند پیشانی کو آپ کی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور زیارت کے مراسم و قبر کا طواف انجام دیتے ہیں، اس عظیم نعمت الٰہی کو دنیا و آخرت کا سرمایہ جانتے ہیں۔ حضرت امام ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کے مناقب و مآثر اور فضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ بشری علم ان کا احاطہ کر سکے، اس مقام پر چند سطروں میں ارباب سعادت کے عظیم رہبر کے خوارق امور و عجیب و غریب واقعات میں سے کچھ کی طرف اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں

۔

پھر آپ کے مناقب و کرامات کو ذکر کرتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں کہ امام رضاؑ سے بہت زیادہ واقعات منقول ہیں کہ جو آپ کی عظمت اور کرامات و مناقب کی وسعت پر دلالت کرتے ہیں۔(۱)

---

(۱) خواند میر شافعی، تاریخ روضۃ الصفا، ج ۳، ص ۴۹، ۵۲۔

۱۸- فضل اللہ بن روز بہان خنجی اصفہانی حنفی (۹۲۷ھ)

وہ بھی عظیم عبارات اور بہت زیادہ احترام کے ساتھ حضرت امام رضا کے مرقد مطہر کی توصیف کرتے ہیں اور اس کے قیامت تک کے لیے "کعبۂ آمال و تمام حاجتمندوں کے لیے ملجاء وماویٰ" ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہذا کہتے ہیں

زیارت قبر مکرم و مرقد معظم حضرت امام آئمۃ الہدیٰ، سلطان الانس والجن، امام علی بن موسیٰ الرضا، الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الشہید بن علی المرتضیٰ - صلوات اللہ و سلامہ علی سیدنا محمد و آلہ الکرام، سیما الائمۃ النظام ستۃ آبائہ کلھم افضل من یشرب صوب الغمام (درود و سلام ہو ہمارے سید و سردار حضرت محمد اور آپ کی آل پاک پر خصوصاً امام رضا کے چھ آباء و اجداد پر جو کہ نظام کائنات کی نشانی ہیں اور وہ کائنات کی ہر شے سے افضل ہیں)

(آپ کی زیارت) آپ کے دوستوں کے لیے اکسیر اعظم اور دل و جان کی زندگی کی باعث ہے تمام عالم کی آپ کی بارگاہ میں رفت و آمد باعث برکت بلکہ صدق دل سے یوں کہا جائے کہ اشرف منازل ہے، یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ہر وقت تلاوت قرآن مجید ہوتی رہتی ہے لہذا کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی عظیم ترین عبادت گاہوں میں سے ایک ہے، وہ عظیم مرقد کسی وقت بھی نیازمندوں کی عبادت و طاعت سے خالی نہیں ہوتا اور اس طرح کیوں نہ ہو کہ وہ اس امام برحق کی آرامگاہ ہے کہ جو علوم نبوی کا مظہر،

مصطفوی صفات کا وارث، امام برحق و راہنمائے مطلق اور صاحب زمانِ امامت، وارث نبوت اور محکم و استوار حق و حقیقت ہے۔

ہزار دفتر اگر در مناقبش گویند

ہنوز رہ بہ کمال علی نشاید برد

(اگر آپؑ کے مناقب وفضائل میں ہزار دیوان بھی بھر جائیں تو بھی آپ کے کمال تک رسائی کے لیے کافی راہ باقی ہے)۔

میرے پہلے حضرت امام رضا کی زیارت کا قصد تھا تب یہ قصیدہ لکھا تھا کہ جس کے درج کرنے کے لیے یہ مقام مناسب ہے۔

لہذا اس عبارت کے تسلسل میں ایک قصیدہ بعنوان "قصیدہ در منقبت امام ثامن، ولی ضامن، امام ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا صلوات اللہ وسلامہ علیہ" آپ کی مدح وثناء میں تحریر کرتے ہیں۔۔۔۔(۱)

دوسری جگہ پر لکھتے ہیں:

"اللّهمّ و صلّ و سلّم علی الإمام الثامن، السید الحسیب، النسیب المرتضی، حجة الله علی الإنس و الجانّ الذی هو مجدد لأولیاء ستقدا،

---

(۱) خنجی اصفہانی حنفی، مہمان نامہ بخارا، ص ۳۳۶۔

صاحب المروۃ و الجود و الاحسان، المتلألئ فیہ نور النبی عند عین الاعیان، رافع معالم التوحید و ناصب ألویۃ الایمان، راقی علی درجات العلم و العرفان، صاحب منقبۃ قولہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ستدفن بضعۃ منّی بارض خراسان، المستخرج بالحجر و جامع ما یکون و ما کان المعقول فی شرف آبائہ ستۃ آبائہ کلّھم افضل من شرب صوب الغمام، المقتدی برسول اللہ فی کلّ حال و فی کلّ شأن ابی الحسن علیّ بن موسی الرضا، الامام القائم الثامن الشھید بالسمّ فی نعم و بؤس المدفون بمشھد طوس"۔(۱)

پروردگارا! درود وسلام بھیج آٹھویں امام پر کہ آنحضرت اہل نیک سیرت و نیک خصلت کے سید و سردار ہیں، محکم دلیل و تمام جن و انس پر اللہ کی حجت ہیں، اولیا کی لشکر کے سلطان و بادشاہ ہیں، صاحب جود و سخا مروت و احسان ہیں، آپ کے وجود مبارک میں پیغمبر اکرمؐ کے انوار بزرگوں کی آنکھوں کے حضور درخشندہ ہیں، آپ پرچم توحید کو سربلند کرنے والے اور ایمان کے علم کو نصب کرنے والے ہیں،

---

(۱) فضل اصفہانی خنجی، وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، ص ۲۲۳۔

آپ علم و عرفان کے بالاترین درجات میں سیر کرنے والے ہیں، آپ حضرت رسول اکرمؐ کی اس فرمائش کے مصداق ہیں۔ "میرے بدن کا ٹکڑا خراسان کی سرزمین میں مدفون ہوگا" آپ علم جفر و جامع کو ایجاد کرنے والے اور علم ما کان وما یکون (ماضی، حال و مستقبل کا علم) رکھنے والے ہیں، آپ وہ ہیں کہ جن کے "آباء و اجداد کا شرف یہ ہے کہ آپ کے چھ آباء وہ ہیں کہ جو ہر اس چیز سے کہ جس نے آسمانی پانی نوش فرمایا، افضل ہیں (گویا نبیوں سے افضل ہیں)، آپ ہر حال ہر کام اور ہر امر میں رسول خداؐ کی اقتداء کرنے والے ہیں آپ ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا، امام قائم ناطق ہیں، آپ کو زہر دغا سے عالم غربت میں شہید کیا گیا اور شہر طوس میں دفن کیا گیا۔

"اللّٰھمّ ارزقنا بلطفک و فضلک و کرمک و منّک زیارۃ قبرہ المقدس و مرقدہ المؤنس و اغفر لنا ذنوبنا و اقض جمیع حاجاتنا بمرتبتہ۔ اللّٰھمّ صلّ علی سیّدنا محمّد و آل سیّدنا محمّد سیما الامام المجتبیٰ ابی الحسن علیّ بن موسی الرضا و سلّم تسلیما"۔(۱)

پروردگارا! اپنے لطف و کرم اور فضل و احسان کے ذریعے مجھے حضرتؑ کے روضہ مبارک و مرقد منور کی زیارت کی توفیق عنایت فرما،

---

(۱) حمد اصفہانی حنفی: وسیلۃ النجاۃ ابی الحمد و درشرح صلوات چہاردہ معصوم، ص ۲۴۳۔

اور حضرت کی برکت کے صدقے میں ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری تمام حاجات کو پورا فرما۔

پروردگارا! درود و سلام بھیج ہمارے سید و سردار محمد اور آپ کی آل پاک پر خصوصاً امام منتخب ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا پر۔

وہ حضرت امام رضا کی نورانی بارگاہ کے متعلق عجیب و غریب باتیں تحریر کرتے ہیں کہ جن میں سے بعض کو ہم اشارۃً بیان کرتے ہیں۔

۔۔۔اور آنحضرتؑ کو اس روضہ مقدسہ و مرقد منورہ مشہد معطر میں دفن کر دیا گیا اور وہ روضہ بہشت، کعبہ آمال اور روز قیامت تک تمام حاجتمندوں کا ملجا و ماویٰ ہو گیا۔ خدا کا درود و سلام اور تحیت و رضوان ہو اس روضہ مقدسہ پر، خداوند عالم نے ہمیں اس کی زیارت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی عمارت کو نور الٰہیہ و انفاس قدسیہ سے منور فرمائے۔ اس کمترین بندے فضل اللہ روزبہان امینی کی یہی آرزو ہے۔ الطاف الٰہی پر یقین ہے کہ اس فقیر حقیر کو آنحضرتؑ کے مرقد مطہر و مشہد مقدس کی زیارت کی توفیق نصیب ہوگی اور اس کتاب "وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم" کی قرائت آنحضرت کے روضہ میں آپ کے محبوں و دوستوں کے حضور ہوگی۔ اس حقیر و فقیر کا سینہ حضرت کی ولایت و تولا اور محبت و اخلاص اور استمداد سے سرشار ہے، جب کبھی بھی کوئی واقعہ اس حقیر کو پیش آتا تو آنحضرتؑ سے مدد طلب کرتا،

اور قلبی طور پر آنحضرتؑ ہی سے نجات طلب کرتا اور ہر مصیبت و حادثہ میں آپ ہی کی روح مقدس سے ملتجی ہوتا ہوں۔

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی مدح میں شعر بھی کہے ہیں

سلام علی روضة الامام — علی بن موسی علیه السلام
سلام من العاشق المنتظر — سلام من الوله المستهام
بر آن پیشوای کریم الشیم — بر آن مقتدای رفیع المقام
ز شهد شهادت حلاوت مذاق — ز زهر عدو در جهان تلخ کام
رحمت برین مشهد و روضه ای — خراسان از او گوشه دار السلام
ز زین خوشش جسم هشتمین — که شد مرد پاک هشتم امام
مخمر بگو بر زهر او — فکندند می های خونین به جام
مر چهره بنمودیش شب به خواب — شد از شوق او خواب بر من حرام
علیؑ وار بر شیر مردی سوار
امین در رکابش کمینه غلام(۱)

---

(۱) نجفی اصفہانی حنفی، وسیلۃ النجاۃ و مراد المحمد دم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، ص ۲۳۳۔

۱۹ غیاث الدین بن ہمام الدین شافعی معروف بہ خواندمیر (۹۴۲ھ)

وہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد کی تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد میں سے سب سے افضل بلکہ اپنے زمانے میں سب سے اشرف وافضل علی بن موسی الرضا تھے۔(۱)

عنوان ''ذکر امام ہشتم علی بن موسی الرضا سلام اللہ علیہم'' کے ذیل میں آنحضرتؑ کے بارے میں ایک فصل بیان کرتے ہیں اور امامؑ سے متعلق اس طرح تحریر کرتے ہیں ''امام واجب الاحترام علی بن موسی الرضا۔۔۔امام عالی مقام''(۲)

اور اسی طرح مشہد الرضا کے متعلق کہتے ہیں:

اور اب آنحضرتؑ کا روضہ منورہ اعیان واشراف کا محل طوف، تمام ممالک و شہروں، ہر زمانے کے چھوٹے بڑے، عام وخاص افراد کی آرزوں کا قبلہ اور نصیبوں کا کعبہ بن چکا ہے۔

''سلامٌ علی آل طاھا و یاسین سلامٌ علی آل خیر النبیین

سلامٌ علی روضۃ حلّ فیھا امامٌ یباھی بہ الملکُ والدین

---

(۱) خوندامیر شافعی. تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج ۲، ص ۸۱

(۲) خواندامیر شافعی. تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج ۲، ص ۸۲

و صلّی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمّد سیّد المرسلین و آلہ الطیبین الطاھرین سیما الائمۃ المعصومین الھادین "۔(۱)

سلام ہو آل طٰہٰ و یٰسین پر، سلام ہو بہترین رسول کی آل پاک پر، سلام ہو اس باغ پر کہ جس میں وہ امام آرام فرما رہا ہے کہ جس پر دین و دنیا دونوں فخر کرتے ہیں۔

خدایا درود و سلام بھیج اپنی مخلوق میں سے سب سے بہترین مخلوق تمام پیغمبروں کے سردار حضرت محمد اور ان کی آل پاک و پاکیزہ پر خصوصاً ہدایت کرنے والے آئمہ معصومینؑ پر۔

عنوان "گفتار در بیان فضائل و کمالات آن امام عالی مقام، علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام" کے ذیل میں ایک فصل بیان کی ہے کہ جس میں حضرت امام رضاؑ کے متعلق تحریر کرتے ہیں

سرزمین خراسان، امام شہید، طیب و طاہر علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد باقر کا بیت الشرف ہے۔۔۔ آنحضرتؑ کی جود و سخا، بلند و بالا مقام اور عظمت، احترام کا مغرب سے مشرق تک اپنے پرائے سب کو اعتراف تھا اور ہے۔

---

(۱) خواند میر شافعی تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۲-۸۳۔

ہر چھوٹے بڑے بلکہ نوع انسانی کے تمام افراد نے آپ کے مناقب وکمالات اور اوصاف حمیدہ پر صحیفے وکتب تحریر کی ہیں اور لکھ رہے ہیں لیکن جو کچھ بھی لکھا جائے اور تصور کیا جائے آپ اس سے کہیں بلند وبالا ہیں اور آپ کی امامت، آپ کے آباء واجداد کی نص کے مطابق معین ومقرر ہے۔

در آن زمان که فلک شد به نور مهر منور
ندید دیده کس چون علی موسی جعفر
سپهر عز و جلالت محیط علم و فضیلت
امام مشرق و مغرب ملاذ آل پیمبر
حریم تربت او سجده گاه خسرو انجم
غبار مقدم او توتیای دیدهٔ اختر
ظهور علم و علو مکان اوست به حدی
که شرح آن نتواند نمود کلک سخنور
قلم اگر همگی وصف ذات او بنویسد
حدیث او نشود در هزار سال مکرر(۱)

---

(۱) خوندامیر شافعی، تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۳

(وہ امام کہ جس کے نور سے آسمان منور و روشن ہوا، کسی نے بھی حضرت علیؑ ابن موسیٰؑ ابن جعفرؑ جیسی عظیم شخصیت نہیں دیکھی، وہ عزت و جلالت کے آسمان ہیں اور علم و فضیلت ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے، وہ آل رسولؐ میں سے ایک رکن ہیں اور مشرق و مغرب کے امام، ان کے حرم مطہر کی خاک چاند کی سجدہ گاہ ہے، ان کے مبارک قدموں سے اٹھنے والی گرد و غبار ستاروں کی آنکھوں کا سرمہ ہے، ان کے علم کی کثرت و شان و منزلت کی بلندی اس حد تک ہے کہ کوئی بھی سخنور آپ کی توصیف اور مدح و ثنا نہیں کر سکتا، قلم اگر وہ تمام صفحات لکھنے پر آئے تو ہزاروں سال گر بار آتے رہیں پھر بھی تمام نہیں ہو سکتی ہیں)۔

پھر آپ کے فضائل و کرامات بیان کیے ہیں، اور اس کے بعد کہتے ہیں

مخفی نہ رہے کہ کرامات و معجزات حضرت امام رضاؑ بہت زیادہ ہیں اور آپ کے مشہد منور کی برکات اور آپ کے مرقد معطر کی فیوض و برکات اس قدر ہیں کہ اس حقیر کی زبان قاصر کے بس کی بات نہیں ہے کہ ان کی تفصیل بیان کی جائے لہذا مجبوراً اختصار سے کام لیا ہے۔( )

---

(۱) خواند میر شافعی، تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج ۲، ص ۹۱۔

گیارہویں صدی ہجری

۲۰۔ ابن عماد دمشقی حنبلی (۱۰۸۹ھ)

"وله مشهد كبير بطوس يزار"۔(۱)

آپ کی عظیم بارگاہ شہر طوس میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

چودھویں صدی ہجری

۲۱۔ قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ)

وہ بھی حضرت امام رضا کی بارگاہ کو دنیائے اسلام کی عظیم ترین زیارتگاہ مانتے ہیں لہذا کہتے ہیں

آنحضرت کا روضۂ معلّیٰ شہر مشہد مقدس میں اسلام کی عظیم و بزرگ ترین زیارت گاہ ہے، سنہرا گنبد ہے کہ جس کی پوری دنیا میں مثال و نظیر نہیں ہے۔ خداوند عالم ان کی عزت و شرف کو اور زیادہ کرے۔(۲)

---

(۱) ابن عماد حنبلی شذرات الذهب في اخبار من ذهب، ج ۲، ص ۱۳۔

(۲) قاضی بہجت آفندی شافعی تشریح و محاکمہ در تاریخ آل محمد، ص ۱۵۸-۱۵۹۔

تیسری فصل

حضرت امام رضاؑ کا روضہ مبارک

وہابیت، سلفی فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ قبروں کی تعمیر جائز نہیں ہے، اور یہ کام شرک کے مصادیق میں سے ہے، تمام دنیا میں جو بھی قبر تعمیر شدہ ہے اور عمارت و زیارتگاہ ہے وہ عثمانی حکومت کی کارکردگی ہے، جبکہ تاریخ گواہ ہے کہ قبروں کی تعمیر اور عمارت، عثمانی حکومت کے وجود میں آنے اور ابن تیمیہ کی بدعتوں سے بہت پہلے، تقریباً ابتدائی صدیوں سے موجود ہیں۔

ان ہی میں سے ایک گنبد و بارگاہ قبر حضرت علی بن موسیٰ الرضا ہے کہ جس کی اصل تقریباً تیسری، چوتھی صدی پر پلٹتی ہے کہ اس زمانے سے گنبد و بارگاہ موجود ہے۔ اس کے متعلق جو تاریخی شواہد ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

تیسری و چوتھی صدی ہجری

۱- مقدسی بشاری (۳۸۰ھ):

حضرت امام رضا کے مرقد مطہر کے بارے میں عجیب عبارت لکھتا ہے

"و بہ قبرُ علیّ الرضا بطوس عند سی علیہ حصنٌ فیہ دورٌ و سوقٌ،

وقد بنی علیہ عضد الدولۃ فائق مسجداً لا یخر سان احسن منہ

---"(۱)

شہر طوس میں حضرت امام علی رضاؑ کی قبر مطہر ہے کہ جس کے چاروں طرف دیوار ہے اور اس کے اطراف میں گھر اور بازار ہیں، عمید الدولہ فائق نے وہاں مسجد بنوائی ہے جس سے بہتر پورے خراسان میں کوئی مسجد نہیں ہے۔

مقدسی بشاری چوتھی صدی سے تعلق رکھتا ہے کہ جس کی شہادت و گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روضہ تیسری صدی ہی سے موجود ہے، گویا آنحضرتؑ کی قبر مطہر کی عمارت اسی زمانے میں بنائی گئی تھی، یہ کام نہ صرف یہ کہ بدعت نہیں تھا بلکہ بنی عباس کے حکمرانوں نے اس کی تعمیر و توسعہ میں کام کیا ہے یہاں تک کہ عمید الدولہ جو خلافت بنی عباس کا ایک وزیر تھا اس نے حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر پر ایک عظیم مسجد تعمیر کرائی تھی۔

۲ حسین بن احمد بلخی (۳۸۰ھ)

وہ بھی مقدسی بشاری کی عبارت کی طرح حضرت امام رضاؑ کے قبر مطہر پر تعمیر کی گواہی دیتا ہے۔

---

(۱) مقدسی بشاری، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، ص ۳۶۱۔

وہ خراسان کے شہر نوقان اور حضرت امام رضا کے متعلق اس طرح لکھتا ہے

"وهی من اجلّ مُدن خراسان و اعمرها و بظاهر مدینة نوقان قبر الامام علیّ بن موسی بن جعفر و به ایضاً قبر هارون الرشید و علی قبر علیّ بن موسی حصنٌ و فیه قومٌ معتکفون "۔(۱)

خراسان کے شہروں میں سے بزرگ ترین اور آباد ترین شہر نوقان ہے، شہر نوقان کے پیچھے حضرت امام علی بن موسیٰ بن جعفر کی قبر ہے اور وہیں پر ہارون رشید کی قبر بھی ہے۔ حضرت علی بن موسیٰ کی قبر پر ایک عمارت ہے کہ جس میں لوگ اعتکاف بجا لاتے ہیں۔

آٹھویں صدی ہجری

۳- ذہبی شافعی (۷۴۸ھ)

وہ مختصر عبارت لیکن جامع طور پر حضرت امام رضا کے گنبد و بارگاہ کی اس طرح توصیف کرتے ہیں:

"و لعلیّ بن موسی مشهدٌ بطوس یقصدونه بالزیارة"۔(۲)

---

(۱) اصطخری کتاب العزیزی یا المسالک والممالک، ص۱۵۵۔

(۲) ذہبی شافعی سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۳۹۳۔

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا کی شہر طوس میں بارگاہ ہے، لوگ وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

"و بہ مشھد کبیر بطوس یزار"۔(۱)

شہر طوس میں آپ کی بہت بڑی آرامگاہ ہے کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے جب امام رضاؑ پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں:

"و لو لدہ علی بن موسیٰ مشھد عظیم بطوس"۔(۲)

اور آپ کے فرزند گرامی علی بن موسیٰ کی عظیم بارگاہ شہر طوس میں ہے۔

۴۔ محمد بن عبداللہ ابن بطوطہ مراکشی (۷۷۹ھ)

وہ بھی آٹھویں صدی سے تعلق رکھتا ہے اور اپنی تاریخی مسافرت اور دنیا کی سیاحت کرتے ہوئے جب خراسان پہنچتا ہے تو حضرت امام رضاؑ کے گنبد و بارگاہ کو دیکھ کر اس طرح توصیف کرتا ہے:

---

(۱) ذہبی شافعی العبر فی خبر من غبر، ج۲، ص ۴۷۔

(۲) ذہبی شافعی سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص ۳۹۳۔

"و رحلنا الی مدینة مشهد الرضا، وهو علیّ بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علیّ زین العابدین بن الحسین الشهید بن امیر المؤمنین علیّ بن ابی طالب رضی الله عنهم، وهی ایضاً مدینة کبیرة ــــ و المشهدُ المکرّمُ علیه قبّةٌ عظیمةٌ فی داخلِ زاویةٍ تجاورُها مدرسةٌ و مسجدٌ و جمیعُها ملیحُ البناء، مصنوعُ الحیطان بالقاشانی و علی القبر دُکّانةُ خشبٍ مُلبّسةٌ بصفائح الفضّة و علیه قنادیلُ فضّةٍ معلّقةٍ و عتبةُ باب القُبّة فضّةٌ و علی بابها سترُ حریرٍ مُذهّبٍ و هی مبسوطةٌ بانواع البسط و ازاءَ هذا قبرُ هارونَ الرشید ــــ و اذا دخل الرافضی للزیارة ضرب قبر الرشید برجله و سلم علی الرضا". (1)

شہر مشہد الرضا میں پہنچے کہ وہ علی رضا ابن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین شہید بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں۔ ان پر اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

مشہد الرضا بہت بڑا شہر ہے اور حضرت کی بارگاہ پر بہت عظیم اور خوبصورت گنبد ہے، اس کے کنارے مدرسہ اور ایک مسجد ہے کہ جن میں سے ہر ایک عمارت اپنی مثال آپ ہے۔

---

(1) ابن بطوطہ مراکشی تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ ص ۳۰۔

خصوصاً کاشی سے تزئین کی ہوئی دیواریں اور قبر مطہر اور قبر کے چاروں طرف ایک لکڑی کی ضریح بنی ہوئی ہے کہ جس کے اوپر چاندی کا غلاف ہے، ضریح کے بالائی حصہ اور اوپر چاندی سے بنے ہوئے چراغدان اور ان میں چمکتے ہوئے چراغ، اس پر سنہرے دھاگے سے بنا ہوا ریشم کا پردہ اور نیچے بچھے ہوئے مختلف اقسام کے قالین تھے۔ اسی کے مقابل ہارون الرشید کی قبر بھی ہے کہ جب کوئی شیعہ رافضی زیارت کے لیے جاتا ہے تو پہلے ھارون الرشید کی قبر پر ٹھوکر مارتا ہے پھر امام رضا کو سلام کرتا ہے

چودھویں صدی ہجری

۵ قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ)

وہ بھی حضرت امام رضا کی بارگاہ کی اس طرح توصیف کرتے ہیں

آنحضرت کا روضہ معلی شہر مشہد مقدس میں اسلام کی عظیم و بزرگ ترین زیارت گاہ ہے، سنہرا گنبد ہے کہ جس کی پوری دنیا میں مثال و نظیر نہیں ہے۔ خداوند عالم ان کی عزت و شرف کو اور زیادہ کرے۔ (۱)

---

(۱) قاضی بہجت آفندی شافعی تشریح و محاکمہ در تاریخ آل محمد ص ۱۵۸، ۱۵۹۔

حرف آخر

گذشتہ تین فصلوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

اولاً، حضرت پیغمبر اکرمؐ اور تمام اہل بیت رسولؐ کی احادیث شریفہ میں حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کی تاکید اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت نہ فقط سنت بلکہ سنت مؤکدہ اور بہت اہمیت کی حامل ہے۔

ثانیاً، اسی سنت مؤکدہ اور اہمیت کے حامل ہونے کی وجہ سے حضرتؑ کے حرم، بارگاہ قابل احترام اور زیارتگاہ اور اسی زمانے (تیسری و چوتھی صدی) سے گنبد و بارگاہ بنی ہوئی ہے، لہذا وہابیوں کا یہ کہنا کہ کسی قبر پر گنبد و بارگاہ بنانے کا رواج حکومت عثمانی اور آخری صدیوں میں پیدا ہوا ہے غلط و بے بنیاد ہے۔

ثالثاً، اس مہم ترین سنت ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسلامی تمام فرقوں کے علماء اور عوام کا ایک جم غفیر ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرنے، ان سے توسل و گریہ و زاری کرنے، اپنی حاجتیں بر آنے، اور مشکلات کی برطرفی و مریضوں کی شفا یابی کے لیے اسی زمانے (تیسری، چوتھی صدی) سے آج تک چلا آرہا ہے۔

حضرت رسول اکرمؐ اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور تاکید کی وجہ اہل سنت کے تمام فرقوں کے علماء اور عوام حضرت امام رضا کی قبر مطہر کی زیارت کرنے، ان سے توسل وگریہ زاری کرنے، اپنی حاجتیں برآنے، اور مشکلات کی برطرفی و مریضوں کی شفایابی کے لیے آنے پر، ابن تیمیہ ناصبی کے خون ریز اور کفر آمیز فتوے غور طلب ہیں

"من يأتي الى قبر نبيٍّ او صالحٍ و يسألُهُ و يستنجده فهذا على ثلاث درجات

احدها: ان يسأله حاجة مثل ان يسأله ان يزيل مرضه، او مرض دوابّه، او يقضي دينه او ينتقم له من عدوّه او يعافي نفسه و اهلَه و دوابَّه و نحو ذلك مما لا يقدرُ عليه الا الله عزّ و جلّ فهذا شركٌ صريحٌ، يجبُ ان يُستتاب صاحبُه فان تاب و الّا قُتل وان قال: انا اسأله لكونه اقربُ الى الله منّي ليشفع لي في هذه الامور لانّي اتوسّل الى الله به، فهذا من افعال المشركين و النصارى۔"(1)

---

(1) ابن تیمیہ، زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور، ص ۱۷۔

جو کوئی کسی نبی یا عبد صالح، مرد مومن کی قبر پر جائے اور اس سے اپنی مشکلوں کی برطرفی کی درخواست کرے تو اس کے تین مرحلے ہیں۔

ان میں سے ایک مرحلہ یہ ہے کہ صاحب قبر سے اس طرح مانگے کہ میرے مرض کو ختم کردو یا میرے جانور کے مرض کو ختم کردو یا میرا قرضہ ادا کردو، یا میرے دشمن سے انتقام لے لو یا میرے لیے میرے اہل وعیال کے لیے میرے جانوروں کے لیے عافیت وسلامتی عطا کردو، اسی طرح اور بھی وہ کام کہ جن پر صرف خداوند عزوجل ہی قدرت رکھتا ہے یہ شرک صریح ہے اور اس فعل کے مرتکب ہونے والے کو چاہیے کہ توبہ کرے، اور اگر توبہ نہ کی تو قتل کردیا جائے۔ اور اگر یہ کہے کہ میں ان سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ یہ میری نسبت خداوند عالم سے نزدیک ہیں تاکہ یہ ان امور میں میری شفاعت کرسکیں لہٰذا میں ان سے متوسل ہوتا ہوں، یہی کام مشرکین ونصاریٰ کے ہیں۔

یہ فتویٰ بہت زیادہ سوالات ایجاد کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کیا ابن خزیمہ شافعی، ابن حبان شافعی، حاکم نیشاپوری شافعی اور اس طرح کے علماء اہل سنت کے دسیوں افراد کو حضرت امام رضاؑ کی قبر پر زیارت کے لیے آنے اور آنحضرتؑ سے توسل وگریہ زاری ودرمریضوں کی شفا طلبی، رفع مشکل کے سبب متوسل ہونے پر مشرک، مہدور الدم وواجب القتل مانا جاسکتا ہے؟!۔

کیا حضرت امام رضاؑ کی قبر کی زیارت کے لیے اور آپ سے طلب شفا ورفع مشکلات کی درخواست کرنے کے لیے حضرت رسول اکرمؐ اور اہل بیتؑ کی احادیث وروایات کو شرک کی طرف دعوت وتاکید کہا جاسکتا ہے؟!۔

کیا ابن تیمیہ اور وہابیت کا یہ فتویٰ اور اسی طرح دوسرے فتوے زیارت و توسل کے متعلق اور مسلمانوں کی تکفیر، روضوں، مقدس مکانوں اور محترم قبرستانوں کی تخریب و ویرانی اور انہدام، امت اسلامی میں اختلاف و انتشار ڈالنے کا باعث نہیں ہے؟ جو کہ اسلام دشمنوں کا ہدف ہے لہذا کیا وہابیت اسلام دشمن اور سامراج کے ایما اور اشارے پر اوران کے مقصد کے مطابق نہیں چل رہی ہے؟۔

مگر یہ کہ ابن تیمیہ کے ان خون ریز فتووں کا جواب اہل سنت کے مشہور عالم دین ابن بطوطہ مراکشی کہ جو کہ اپنے زمانے میں پوری دنیا میں گھومے ہیں ان کی عبارت سے دیا جا سکتا ہے، وہ ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"یتکلم فی الفنون الا ان فی عقلہ شیٔ"۔(۱)

ابن تیمیہ مختلف علوم و فنون پر مہارت رکھتا تھا لیکن اس کی عقل صحیح و سالم نہ تھی۔

---

(۱) ابن بطوطہ مراکشی تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ، ص ۱۱۲۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ابن تیمیہ کے انحراف و باطل افکار کی طرف ابتداً خود بزرگ علماء اہل سنت ہی ہوئے ہیں اہل سنت کے چاروں مذاہب حنفی، حنبلی شافعی و مالکی کے علماء نے ابن تیمیہ کے ارتداد اور ناصبی ہونے اور کافر ہونے کے متعلق تصریح کی ہے۔ اس سلسلے میں اور زیادہ معلومات کے لیے اور ابن تیمیہ کے متعلق علماء و بزرگان اہل سنت کے نظریات کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ زینی دحلان الفتنۃ الوہابیۃ۔ و۔ الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ۔ نجم الدین طبسی الوہابیت دعاوی و ردود۔ و۔ فرقۃ الی ہزار فرقہ۔ حسینی قزوینی وہابیت از دیدگاہ عقل و شرع۔

اس تمام گفتگو کے بعد سوالات پیدا اٹھتے ہیں کہ فرقہ وہابیت ان تمام تاریخی حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اہل سنت کیوں کہتا ہے؟ اور اپنے عقائد کی بنیاد پر پیغمبر اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ و دیگر انبیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت، توسل و گریہ وزاری، ان سے طلب شفاء و رفع مشکلات سے منع کرکے، ان کی قبروں کو منہدم کرکے مسلمانوں کے مسلّم عقیدہ کی مخالفت کیوں کرتا ہے؟ اور اپنے ان باطل افکار و نظریات سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور مسلمانوں کو بے گناہ قتل کرنے پر کیوں فتوے صادر کرتا ہے؟۔

شاید ان سوالات کے جوابات بھی ابن تیمیہ کے ماننے والوں کے متعلق اہل سنت کے بزرگ علماء جیسے ابن بطوطہ مراکشی کی عبارات میں تلاش کیے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

منابع ومدارک

قرآن کریم

حنبلی

۱- ابن رجب حنبلی، زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین احمد بن رجب (۷۹۵ھ) الذیل علی طبقات الحنابلہ، طبع ۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

۲- ابن ابی یعلی حنبلی، ابو الحسین محمد بن محمد بن حسین (۵۲۶ھ) الطبقات الحنابلہ، طبع ۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

حنفی

۳ عبد القادر قرشی حنفی، ابو محمد محی الدین عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم بن ابی الوفاء (۷۷۵ھ) الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ، طبع ۲، موسسہ الرسالہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۴ عبد القادر تمیمی مصری حنفی، تقی الدین بن عبد القادر (۱۰۰۵ھ) الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، طبع ۱، دار الرفاعی، ریاض ۱۴۰۳ھ۔

۵۔ خنجی اصفہانی حنفی، فضل اللہ بن روزبہان (۹۲۷ھ) مہمان نامہ بخارا، طبع ۲، بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب، تہران بی تا۔

۶۔ ابن تغری بردی اتابکی حنفی، جمال الدین ابو المحاسن یوسف (۸۷۴ھ) النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر و القاہرۃ، طبع ۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۷ خنجی اصفہانی حنفی، فضل اللہ بن روزبہان (۹۲۷ھ)۔ وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، طبع ۱، انتشارات انصاریان، قم ۱۳۷۵ ش (ایرانی سال)

۸۔ قندوزی حنفی، سلیمان بن ابراہیم (۱۲۹۴ھ) ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ، طبع ۲، دار الاسوۃ، قم ۱۴۲۲ھ۔

شافعی

۹ سمعانی تمیمی شافعی، ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور (۵۶۲ھ) الانساب، طبع، دار الکتب العلمیۃ۔

۱۰۔ خواندامیر حسینی شافعی، غیاث الدین بن ہمام الدین (۹۴۲ھ) تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، طبع ۲، انتشارات کتاب فروشی خیام، تہران ۱۳۵۳ ش (ایرانی سال)

۱۱ میر خواند شافعی، میر محمد بن سید برہان الدین خواند شاہ (۹۰۳ھ) تاریخ روضۃ الصفا، انتشارات کتاب فروشی مرکزی، تہران ۱۳۳۹ ش (ایرانی سال)

۱۲- آفندی شافعی، قاضی بہجت (۱۳۵۰ھ). تشریح و محاکمہ در تاریخ آل محمد، مترجم مرزا مہدی ادیب، طبع ۲، مرکز چاپ و نشر بنیاد بعثت، تہران، ۱۳۷۶ ش (ایرانی سال)

۱۳- ابن حجر عسقلانی شافعی، احمد بن علی (۸۵۲ھ) تہذیب التہذیب، طبع ۱، دار الفکر، بیروت ۱۴۰۴ھ۔

۱۴- ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۴۸ھ) سیر اعلام النبلاء، ج ۹، موسسہ الرسالۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

۱۵- ابن قاضی شہبہ شافعی، ابوبکر بن احمد بن محمد بن عمر بن محمد دمشقی (۸۵۱ھ) طبقات الشافعیہ، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت ۱۴۰۷ھ۔

۱۶- ابن کثیر دمشقی شافعی، اسماعیل بن عمر (۷۷۴ھ) طبقات الشافعیہ، طبع ۱، دار المدار الاسلامی، بیروت بی تا۔

۱۷- ابن ہدایت اللہ حسینی شافعی، ابوبکر (۱۰۱۴ھ) طبقات الشافعیہ، طبع ۳، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت ۱۹۷۹ء۔

۱۸- اسنوی شافعی، جمال الدین عبد الرحیم (۷۷۲ھ) : طبقات الشافعیہ، طبع ا، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۷ھ۔

۱۹- سبکی شافعی، تاج الدین ابو نصر عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی (۷۷۱ھ) : طبقات الشافعیہ الکبری، طبع ا، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت۔

۲۰- ابن صلاح شافعی، تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشہر زوری (۶۴۳ھ) : طبقات الفقہاء الشافعیہ بترتیب و مستدرکات محی الدین ابو بکر زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی (۶۷۶ھ) و تنقیح یوسف بن عبد الرحمن مزی شافعی (۷۴۲ھ)، طبع ا، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۲۱- شعرانی شافعی، ابو المواہب عبد الوہاب بن علی الانصاری (۹۷۳ھ) : الطبقات الکبری المسماۃ بلواقح الانوار فی طبقات الاخیار، دار الفکر، بیروت۔

۲۲- جوینی شافعی، شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد (۷۲۲ھ) : فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریتہم، ج ا، موسسۃ المحمودی، بیروت ۱۳۹۸ھ۔

۲۳- ابن حبان بستی شافعی، ابو حاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ) : کتاب الثقات، طبع ا، دار الفکر بیروت ۱۳۹۳ھ۔

۲۴- بن حبان بستی شافعی، ابو حاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ) : کتاب المجروحین، دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۱۲ھ۔

دوسرے افراد۔(۱)

۲۵- بشاری مقدسی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن البناء (۳۸۰ھ): احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۸ھ۔

۲۶- ابن بطوطہ مراکشی، محمد بن بطوطہ (۷۷۹ھ): تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۲۷- عطاء اللہ شیرازی: روضۃ الاحباب، نسخہ خطی، کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی ایران۔

۲۸- مہلبی، حسن بن احمد (۳۸۰ھ): کتاب العزیزی یا المسالک والممالک تصحیح وتعلیق تیسیر خلف، طبع اول، نشر التکوین، دمشق ۲۰۰۶ء۔

۲۹- یاقوت حموی، ابوعبداللہ شہاب الدین یاقوت بن عبداللہ رومی بغدادی (۶۲۶ھ): معجم البلدان، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۳۹۹ھ۔

۳۰- ابن تیمیہ حرانی ناصبی، احمد بن عبدالحلیم (۷۲۸ھ): زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور، طبع ۵، ناشر: ریاسۃ العامۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء، ریاض ۱۴۲۶ھ۔

---

(۱) دوسرے افراد سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو اہل سنت ہی ہیں لیکن ان کا فقہی مذہب معلوم نہیں ہے۔

آستان قدس رضوی

معاونت تبلیغات و ارتباطات اسلامی

ادارہ ارتباطات اسلامی و امور زائرین غیر ایرانی

حرم مطہر امام رضاؑ ـ جمہوری اسلامی ـ مشہد مقدس ـ ایران

ص.پ: 91375-3131

ٹیلی فون: +98-511-2213474-2259090

ویب سائٹ: www.imamrezashrine.com

ای میل: iro@imamrezashrine.com

9789649714202